عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY — KHATM-E-NUBUWWAT — KARACHI PAKISTAN

جلد ۲۴ | ۱۹ تا ۲۵/ ذوالقعدہ ۱۴۲۵ھ مطابق یکم تا ۷/ جنوری ۲۰۰۵ء | شمارہ: ۱

قیمت : ۷ روپے

قرآن کی تاثیر

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی

حق تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت

مالی صدقات پر وعدہ وعید

عازمینِ حج کے لئے ضروری معلومات

عبادت کی فضیلت

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

آپ کے مسائل

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

چیپی، مرنڈا وغیرہ بوتلوں کا پینا کیسا ہے؟

س:..... آج کل ہمارے یہاں بازار میں چیپی، مرنڈا، ایم اور سیون اپ یہ چاروں مشروبات اس کے علاوہ دیگر مشروبات بہت مقبول ہیں خاص کر مندرجہ بالا یہ چار، کہنا یہ چاہتی ہوں کہ ایک مرتبہ چیپی کی فیکٹری جانے کا اتفاق ہوا جہاں مجھے پتہ چلا کہ شکر اور چینی کا محلول تو پاکستان فیکٹری میں تیار ہوتا ہے لیکن ان مشروبات کا اصل جو بھی مادہ ہے وہ امریکہ سے آتا ہے واضح رہے کہ یہ مشروبات پوری دنیا میں یعنی تمام مسلم اور غیر مسلم ممالک میں بنتے ہیں فیکٹری والے کے کہنے کے مطابق پوری دنیا میں اصل مادہ امریکہ ہی سے آتا ہے اس ڈر سے کہ اس میں کوئی ملاوٹ نہ ہو لیکن یہ بہت بڑا مسئلہ ہے ہم لوگوں نے ان مشروبات سے پرہیز کرنا شروع کر دیا ہے اب تو ہر جگہ ان ہی مشروبات سے تواضع کی جاتی ہے نہ پینے پر لوگ کیا سے کیا سمجھتے ہیں اور یہ جو اکثر چیزیں غیر ممالک کی ہوتی ہیں استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں اور ان مشروبات کو استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟

ج:..... میں تو ان مشروبات کو پیتا ہوں اگر کسی کو تحقیق ہو کہ یہ مشروبات ناپاک ہیں تو نہ پئیں۔

لڑکیوں کی خرید و فروخت کا کفارہ:

س:..... جو لوگ لڑکیاں فروخت کرتے ہیں ان میں لینے اور دینے والا دونوں پر جرم عائد ہوتا ہے یا نہیں؟ اگر کوئی توبہ کرنا چاہے تو کیا توبہ قبول ہوگی یا نہیں یا پھر کفارہ کیا ہے؟

ج:..... لڑکیوں کی خرید و فروخت سخت حرام اور گناہ کبیرہ ہے جو لوگ اس میں مبتلا ہیں ان کو اس گھناؤنے عمل سے توبہ کرنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گزشتہ گناہوں کی توبہ کرنی چاہئے۔ یہی توبہ و استغفار اس کا کفارہ ہے۔

توبہ بار بار توڑنا:

س:..... میں ایک بیماری میں مبتلا ہوں کئی دفعہ توبہ کر کے توڑ چکا ہوں کیا میرے بار بار توبہ توڑنے کے بعد بھی میری توبہ قبول ہوگی؟

ج:..... سچے دل سے توبہ کر لیجئے۔ حق تعالیٰ شانہ ہمارے گناہوں کو معاف فرمائیں، سو سال کا کافر بھی بارگاہ الٰہی میں توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتے ہیں اس لئے مایوس نہ ہونا چاہئے باقی بیماری کا علاج کراتے رہیں اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائیں۔

پاکی کے لئے ٹشو پیپر کا استعمال:

س:..... کیا پیشاب خشک کرنے کے لئے یا دوسری نجاست کو صاف کرنے کے لئے ڈھیلوں کی جگہ آج کل بازار میں عام طور پر ٹائلٹ ٹشو پیپر کو استعمال کیا جاتا ہے جائز ہے؟ اگر کاغذ کے استعمال کے بعد پانی سے صفائی کر لی جائے تو صفائی مکمل ہوگی یا نہیں؟

ج:..... جو کاغذ خاص اسی مقصد کے لئے بنایا جاتا ہے اس کا استعمال درست ہے اور اس سے صفائی ہو جائے گی۔

گالیاں دینے والے بڑے میاں کا علاج:

س:..... ہمارے محلہ میں ایک صاحب جو بوڑھے ہیں مسجد میں بعض اوقات گالیاں دینے لگتے ہیں کیا ایسے شخص کو جواباً کچھ کہنا جائز ہے؟

ج:..... بڑے میاں ضعف کی وجہ سے مجبور ہیں۔ ان کے سامنے کوئی بات ایسی نہ کی جائے کہ ان کو غصہ آئے۔

عزت کے بچاؤ کی خاطر قتل کرنا:

س:..... کسی مسلمان یا غیر مسلم نے کسی مسلمان لڑکی کی عزت پر حملہ کیا تو کیا مسلمان لڑکی کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ اپنی عزت بچانے کے لئے حملہ آور کو قتل کر دے؟

ج:..... بلاشبہ جائز ہے۔

کیا الٹی مانگ نکالنے والے کا دین ٹیڑھا ہوتا ہے؟

س:..... کیا واقعی یہ حقیقت ہے کہ جس کی (مانگ) ٹیڑھی ہو اس کا دین بھی ٹیڑھا ہے اور کیا الٹی کنگھی کرنا گناہ کبیرہ ہے؟

ج:..... اس میں فاسق و فاجر اور کفار کی مشابہت ہے اور یہ علامت ہے دل کے ٹیڑھا ہونے کی اور دل کے ٹیڑھا ہونے سے پناہ مانگی گئی ہے۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد:۲۴ شمارہ:۱ ۱۹تا۲۵/ذوالقعدہ۱۴۲۵ھ مطابق یکم تا۷/جنوری۲۰۰۵ء

سرپرست اعلیٰ
حضرت خواجہ خان محمد زید مجدہ

سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا بشیر احمد
صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ		4
رحمت عالم کی ذات گرامی	(مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ)	6
عازمین حج کے لئے ضروری معلومات	(ابو شفقت قریشی سہام)	8
عبادت کی فضیلت	(عائشہ خلیل)	11
مالی صدقات پر وعدہ و وعید	(مولانا عبدالواحد مدظلہ)	13
قرآن کی تاثیر	(نعمان عبدالرزاق السامرائی)	16
مرزا قادیانی کے دعوے (عقل و خرد کی کسوٹی پر)	(سید شجاعت علی گیلانی)	17
حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی سیاسی و تبلیغی خدمات	(مولانا عبدالرحمن جامی)	20
دارالعلوم دیوبند غیروں کی نظر میں	(مولانا حبیب الرحمن اعظمی)	23
عالمی خبروں پر ایک نظر		25

زرتعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۴۰ امریکی ڈالر

زرتعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۸۳۴۸۶-۵۱۴۱۲۲، فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ، کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi.
Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام کو مٹانے کی ناپاک سازشیں

حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ اور حضرت مولانا نذیر احمد تونسویؒ کی شہادت کو ان سطور کے لکھے جانے تک تین ماہ گزر چکے ہیں لیکن تاحال ان کے قاتلوں کی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ گزشتہ شماروں میں آپ ان حضرات پر مختلف مضامین ملاحظہ فرما چکے ہیں جن سے ان حضرات کی عظیم شخصیت اور عالمگیر خدمات پر کچھ روشنی پڑتی ہے۔ اس سے ایک بات یہ بھی ابھر کر سامنے آتی ہے کہ ان حضرات اور ان سے قبل شہید ہونے والے علمائے کرام کی شہادت کے پس پردہ قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیاں اور عالمی سطح پر مسلمانوں کے خلاف ہونے والے سازشیں کارفرما ہیں۔ اس کی وجہ ظاہر ہے ان حضرات کی وہ عظیم جدوجہد ہے جس کے ذریعہ وہ اسلام کو پوری دنیا پر غالب اور قادیانیت اور عالم کفر کو دنیا بھر میں مغلوب دیکھنا چاہتے تھے۔ انہوں نے دنیا بھر میں اسلام کو نقصان پہنچانے والی تحریکات کے خلاف علم جہاد بلند کیا ہوا تھا۔ ظاہر ہے کہ بین الاقوامی سازشیوں کو ان کا یہ کردار سخت ناپسند تھا اور وہ ہر قیمت پر ان حضرات کو اس عظیم مشن سے روکنا چاہتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے خیال میں ان حضرات کو شہید کروا کر اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کی راہ میں حائل اہم رکاوٹوں کو دور کیا۔

یہ حقیقت ڈھکی چھپی نہیں کہ اسلام کو مٹانے کی عالمی سازش کا سب سے اہم مہرہ قادیانی ہیں۔ قادیانیوں نے پہلے ملک میں اسلام پسندوں کو ''دہشت گرد انتہا پسند اور شدت پسند'' باور کرایا اور پھر حکومت کو ان کے خلاف سخت ایکشن لینے پر اکسایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ گیہوں کے بجائے صرف گھن ہی پسا' اصل دہشت گرد تو ''محفوظ پناہ گاہوں'' میں چلے گئے جبکہ ''اسلام پسند'' دہشت گرد ٹھہرے' ملک میں اسلام سے محبت کو جرم بنا دیا گیا' ہر داڑھی اور ٹوپی والے کو مشکوک نظروں سے دیکھا جانے لگا' اسلام کا نام لینے والوں کو تحقیر آمیز ناموں سے پکارا جانے لگا' ڈالر کے پجاری محب وطن اور اسلام کے پیروکار وطن دشمن سمجھے جانے لگے' ملک کو اسلام سے دور کرنے کے لئے ''سب سے پہلے اسلام'' کے بجائے ''سب سے پہلے پاکستان'' کے نعرے لگائے جانے لگے' اپنے مسلمان بھائیوں کا گلا کاٹنے اور ان پر گولیاں چلانے کے لئے مسلمانوں ہی کو آگے کیا جانے لگا' فوج اور سول سروس میں تعینات قادیانیوں نے فوج کو تباہ کرنے اور اس کے موٹو ''جہاد'' سے دور کرنے کے لئے افضل جہاد اور اصغر جہاد کی تفریق شروع کر دی اور مرزا غلام احمد قادیانی کے ایجنڈا ''جہاد حرام ہے'' کو ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ قادیانیوں کی ان کوششوں کے باوجود فوج میں موجود مسلمانوں نے اسلام اور جہاد سے وابستگی کو نہ چھوڑا۔ دوسری طرف بیوروکریسی میں اپنے اثر و رسوخ کے باوجود قادیانی اپنی کوششوں میں خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ کر سکے۔ دیگر ذرائع سے بھی انہوں نے اپنی ناکام کارکردگی کا مشاہدہ کر لیا تو ان کے آقاؤں نے اپنا طریقہ کار بدل دیا اور یہ طریقہ کار اپنایا کہ مقتدر علمائے کرام کو نشانہ بنایا جائے۔ اس کے ذریعہ وہ کئی مقاصد بیک وقت حاصل کرنا چاہتے تھے۔ اس کے ذریعہ وہ مختلف فرقوں کو باہم دست و گریباں کر کے فرقہ واریت کے پودے کو تناور درخت بنانا چاہتے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ عوام کو اس کے ذریعہ علمائے کرام سے متنفر کر کے ان سے دور کر دیا جائے۔ ان کا خیال تھا کہ وہ اس طرح اسلام کو دہشت گردی کا مذہب اور مسلمانوں کو دہشت گرد ثابت کر دیں گے اور معاشرے کو اسلامی اثرات سے پاک کر دیں گے۔ وہ اس کے ذریعہ مذہبی طبقات اور فوج کو آپس میں لڑانے کا خواب دیکھ رہے تھے۔ ان کی کوشش تھی کہ مسلمانوں کو کمزور کر دیا جائے تاکہ وہ قادیانیوں سے متعلق قوانین اور آئینی ترامیم' توہین

رسالت کے قانون‘ حدود آرڈیننس اور دیگر اسلامی قوانین کا خاتمہ کر کے پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنا سکیں اور عالمی سطح پر اسلام کو پھیلنے سے روک سکیں۔ انہی مقاصد کے حصول کے لئے عالمی اسلام دشمن قوتوں اور ان کے آلہ کاروں نے پہلے شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کو شہید کیا تھا‘ پھر مولانا حبیب اللہ مختارؒ اور مفتی عبدالسمیعؒ ان کی دہشت گردی کا نشانہ بنے تھے‘ ان کے بعد جامعہ فاروقیہ کراچی کے اساتذہ پر فائرنگ کر کے انہیں شہید کیا گیا تھا‘ اسی طرح مولانا عبداللہؒ کو اسلام آباد میں شہید کیا گیا تھا‘ پھر حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزیؒ کو شہید کیا گیا اور بعد ازاں حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ اور حضرت مولانا نذیر احمد تونسویؒ کو شہید کر کے عالم اسلام کو خبردار کیا گیا کہ ان اسلام دشمن قوتوں کی راہ میں رکاوٹ بننے والی ہر شخصیت کو اسی طرح راستے سے ہٹا دیا جائے گا‘ لیکن یہ قوتیں بھول گئیں کہ اسلام کی تاریخ شہادتوں اور قربانیوں سے رقم ہے‘ یہاں شہادت حیات ابدی کا پیغام لاتی ہے‘ یہاں دین قربانیوں کی بدولت زیادہ تیزی سے پھیلتا ہے‘ یہاں ایک شہادت ہزاروں افراد کو دائرۂ اسلام میں داخل ہونے کا باعث بنتی ہے۔ قادیانی اور ان کے آقا کان کھول کر سن لیں! یہ دین شہادتوں اور قربانیوں کی بدولت پہلے سے زیادہ تیزی سے پھیلے گا‘ عوام قربانیاں دینے والے ان علمائے کرام کے ساتھ پہلے سے زیادہ جڑیں گے‘ دینی تحریکات سے وابستہ افراد و کارکنان کی تعداد میں پہلے کی بہ نسبت کئی گنا اضافہ ہوگا‘ مسلمانوں کو دہشت گرد ثابت کرنے کی کوششیں بری طرح ناکام رہیں گی‘ اسلام کو دہشت گردی کا مذہب ثابت کرنے کا خواب دیکھنے والے اپنی حسرت دل میں لئے ہوئے قبروں میں جا پہنچیں گے‘ مختلف مکاتب فکر کو آپس میں لڑانے کی کوششیں ناکام ثابت ہوں گی‘ فرقہ واریت کو ہوا دینے کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوگا‘ قادیانیوں سے متعلق قوانین اور آئینی ترامیم اور دیگر اسلامی قوانین ملک میں حسب سابق اپنی اصل روح کے مطابق نافذ العمل رہیں گے اور پاکستان کو قادیانی ریاست بنانے کا خواب دیکھنے والے اپنے طبعی انجام کو جا پہنچیں گے۔ شہید ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ‘ مولانا حبیب اللہ مختارؒ‘ مفتی عبدالسمیعؒ‘ مولانا عبداللہؒ‘ مفتی نظام الدین شامزیؒ‘ مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ اور مولانا نذیر احمد تونسویؒ کی قربانیاں رنگ لائیں گی۔ دنیا میں اسلام کا غلغلہ بلند ہوگا اور غلبۂ اسلام کی راہ ہموار ہوگی‘ امت مسلمہ اسلام پر مکمل طور پر کاربند رہے گی اور غیر مسلم جوق در جوق دائرۂ اسلام میں داخل ہوں گے۔ ان حضرات کی شہادت اسلام کے عروج کی سمت ایک اہم قدم ثابت ہوگی۔

اس موقع پر ہم حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ اور حضرت مولانا نذیر احمد تونسویؒ اور ان سے قبل شہید ہونے والے علمائے کرام کے قاتلوں کی گرفتاری کا مطالبہ کرنے کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کی غیر آئینی و غیر قانونی سرگرمیوں پر پابندی عائد کرنے‘ پاکستان کو اسلامی فلاحی ریاست بنانے اور ملک میں اسلامی نظام رائج کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت ملک میں علمائے کرام کے قتل عام پر خاموش تماشائی نہیں بنی رہے گی بلکہ علمائے کرام کے اصل قاتلوں کو گرفتار کر کے انہیں قرار واقعی سزا دے گی اور انہیں نشان عبرت بنا دے گی‘ ملک سے فرقہ واریت کے انسداد کے لئے سنجیدگی سے کوششیں کرے گی اور ٹھوس اقدامات اٹھائے گی‘ مساجد و مدارس کے تحفظ کے انتظامات کرے گی‘ ملک میں امن و امان کے قیام کو یقینی بنائے گی اور امن و امان کو تباہ کرنے والوں کو کیفر کردار تک پہنچائے گی۔

اطلاع

ہفت روزہ ”ختم نبوت“ کراچی کی انتظامیہ نے بعض انتظامی مجبوریوں کے باعث ہفت روزہ ”ختم نبوت“ کی نئی جلد کا آغاز جنوری ۲۰۰۵ء کے پہلے ہفتے سے کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ دسمبر کے آخری ہفتے کی اشاعت پر جلد ۲۳ کا اختتام ہو رہا ہے۔ قارئین اور ایجنسی ہولڈر حضرات نوٹ فرمالیں۔ (ادارہ)

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی

حق تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت

مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ

تمام معنوی نعمتوں میں اعلیٰ ترین نعمت درحقیقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے' جس کو اللہ تعالیٰ نے بطور نعمت کے دنیا میں بھیجا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات بابرکات کے طفیل سے علم نصیب ہوا' ایمان نصیب ہوا' اور آپؐ ہی کی ذات بابرکت کی جوتیوں کے صدقے بندے کو اللہ کی محبت نصیب ہوئی۔ جس سے انسانوں نے اپنے خدا کو پہچانا' اپنی زندگیوں کے مقاصد کو جانا۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا طفیل ہے' اگر دنیا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتے' یہ عالم ظاہر نہ کیا جاتا' جیسے ایک حدیث میں ہے' گو وہ حدیث ضعیف ہے' مگر معنی کے لحاظ سے وہ مقبول ہے:

ابن کثیر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے البدایہ والنہایہ میں یہ حدیث نقل کی ہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے آدم علیہ السلام کو فرمایا: جب ان کو پیدا کیا گیا اور ان میں روح ڈالی گئی تو سب سے پہلے ان کی نگاہ عرش کے اوپر پڑی' دیکھا کہ عرش کے پائے کے اوپر لکھا ہوا ہے: "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ یہ محمد رسول اللہ کون ہیں؟ فرمایا: تیری اولاد میں سے ہیں' میرے آخری اور سب سے بڑے پیغمبر یہی ہیں' اور اے آدم! اگر مجھے ان کا پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا' میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا' تجھے اس لئے پیدا کیا ہے کہ ان کو دنیا کے اندر لانا ہے تو ساری کائنات کا پھل درحقیقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے آپ ایک درخت لگائیں' دس برس اس کے اوپر محنت کریں' پانی دے رہے ہیں' دھوپ اور پالے سے بچا رہے ہیں' پھر جا کے وہ تیار ہوا' کیونکہ آپ نے یہ درخت لگایا؟ کیوں اس پر اتنی محنت کی؟ اس لئے کہ اس پر پھل آجائے' اگر اس نے پھل دے دیا' آپ کہیں گے محنت وصول ہو گئی' پھل نہ دیا تو کہیں گے محنت اکارت گئی' ضائع ہو گئی' تو درخت سے مقصود پھل ہوتا ہے' پھل آ گیا تو سمجھو کہ درخت کے لگانے کا مقصود حاصل ہو گیا۔

یہ پوری کائنات ایک درخت ہے' اس کے مالک نے اس کو چھ ہزار برس میں بنایا۔ قرآن کریم میں فرمایا گیا: "تیرے پروردگار نے اس زمین و آسمان کی کائنات کو چھ دن میں بنایا" اور دوسری جگہ فرماتے ہیں: "اللہ کے ہاں کا ایک دن تمہارے ہاں کے ایک ہزار برس کے برابر ہیں۔"

تو چھ دن میں بنانے کا یہ مطلب نکلا کہ چھ ہزار سال میں یہ کائنات تدریجی طور پر تیار ہوئی اور وہ چھ دن ہفتے کے ہیں' یکشنبہ سے گویا کائنات شروع ہوئی ہے اور جمعہ پر ختم ہوئی' ہفتہ کا دن فارغ ہے' آپ کے نزدیک یہ دن چوبیس گھنٹے کا ہے' لیکن اللہ کے ہاں یہ ایک ہزار سال کے برابر ہے' آخری دن جمعہ کا تھا اس کی آخری ساعت میں جو غروب آفتاب کے ساتھ ہی گھنٹہ ہے اس میں آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے' گویا چھ ہزار سال میں کائنات بنی' اور آخری جو مخلوق ہے وہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں' اس لئے کہ آدم علیہ السلام ہی کے لئے یہ ساری کائنات بنائی گئی' آسمان' زمین' چاند' ستارے سب اس لئے ہیں کہ آدم علیہ السلام اس میں گزر بسر کر سکے۔ آسمان کی چھت ڈال دی' زمین کا فرش بچھا دیا' ستاروں کے قمقمے لگائے' دریاؤں میں پانی رکھا' زمین میں اگانے کی صلاحیت رکھی' چوپائے اور جانور پیدا کئے جو انسان کے کام آئیں' جب مہمان کو بلاتے ہیں تو پہلے سامان سب مرتب کر دیتے ہیں' مکان' بستر' پلنگ' ملازم کھانے کا سامان وغیرہ تاکہ مہمان کو تکلیف نہ ہو' تو آدم علیہ السلام کو لانا تھا اس لئے پہلے گھر بنایا اور ساری چیزیں تیار کیں' جب دنیا مکمل ہو گئی تو اخیر ساعت میں آدم علیہ السلام کو لائے' گویا آدم علیہ السلام ساری کائنات کا پھل ہیں۔ سارا درخت اس لئے لگایا تاکہ آدم علیہ السلام آجائیں اور پھر آدم علیہ السلام کا ایک شجرہ ہے' جیسے آپ نسب نامے کا شجرہ بناتے ہیں کہ باپ کا نام لکھا' ان کے چار بیٹے تو چار شاخیں نکلیں' پھر آگے اور شاخیں نکلیں' اس کو نسب کا شجرہ کہتے ہیں'

کائنات کے شجرہ و درخت کا پھل حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور آدم علیہ السلام کا جو شجرہ ہے اس میں آخری پھل جو مقصود اصلی ہے' وہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو ساری کائنات کا مقصود اصلی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات نکل آئی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لانا تھا' اس لئے یہ سارا قصہ کیا گیا۔

مقصد کائنات عبدیت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں لائے گئے؟ اس واسطے کہ کائنات کو بنانے کا مقصد انسان کو لانا ہے اور انسان کا مقصد عبادت ہے کہ وہ اپنے پروردگار کو یاد کرے' تو عبادت کے لئے یہ قصہ کیا گیا تاکہ اللہ کے آگے نیاز مندی' اس کے سامنے جھکنا اور گڑگڑانا ہو اور آدم علیہ السلام اور اس کی اولاد میں سب سے زیادہ مکمل عبادت' سب سے زیادہ اعلیٰ ترین عبادت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا کوئی عابد نہ پیدا ہوا اور نہ آئندہ پیدا ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے اوپر مراتب عبادت ختم ہیں' بندگی اور عبودیت کی جتنی شانیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھائی' اتنی عالم میں کسی نے نہیں دکھائیں' یوں کہنا چاہئے جیسے اللہ معبودیت میں وحدہ لاشریک ہے۔ معبودیت میں اس کی نظیر نہیں' یکتا معبود ہے۔ عبدیت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظیر نہیں ہے۔ اللہ کے آگے جتنی مکمل عبدیت اور بندگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کی ہے' عالم میں کسی نے نہیں پیش کی۔ حدیث میں فرمایا گیا: ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی لمحہ ذکر اللہ اور یاد خداوندی سے خالی نہیں تھا“ کوئی لمحہ فارغ نہیں تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر آخرت کا غم طاری نہ ہوا اور یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کوئی غم میں ڈوبا ہوا ہے اور فکر میں مبتلا ہے' یہ کیفیت تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین عرض کرتے: یا رسول اللہ! آپ تو وقت سے پہلے بوڑھے ہوگئے' قوتیں آپ کی بڑی عظیم تھیں۔ فرمایا: مجھے سورۃ ہود اور سورۃ تکویر نے بوڑھا کردیا ہے' اس لئے کہ ان دونوں سورتوں میں قیامت کے ہولناک مناظر بیان کئے گئے ہیں۔ ان حالات کو سامنے رکھ کر مجھ پر بڑھاپا طاری ہوگیا۔ تو کوئی لمحہ آخرت کے فکر سے خالی نہیں تھا' کوئی لمحہ ذکر اللہ سے خالی نہیں تھا۔ قدم قدم کے اوپر طاعت' ذکر' عبادت ہے تو عبادت کو جس مکمل طریق پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات نے پیش کیا ہے۔ گویا وہ عبادت مقصود تھی' وہ عبادت نمایاں ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں آنے سے تو مقصد کائنات کا پورا ہوگیا۔

اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کے بعد پھر اس امت کی عبادتیں درکار ہیں کہ یہ نبی کے نمونے پر چل کر اس نمونے کا پیغام دنیا کی اقوام کو پہنچادیں' ورنہ مقصد حضور صلی اللہ علیہ وسلم آنے سے پورا ہوگیا۔ اسی واسطے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ”میں اور قیامت اس طرح سے ہیں جیسے یہ دو انگلیاں ملی ہوئیں کہ میں ذرا آگے نکل آیا ہوں“ قیامت پیچھے دوڑتی ہوئی چلی آرہی ہے۔ اس لئے کہ جب کائنات کا مقصد پورا ہوگیا تو اب اس کائنات کو باقی رکھنے کی ضرورت نہیں۔ جب درخت پھل دے کے فارغ ہوجائے اور آئندہ ایسا پھل بھی آنے والا نہیں' پھر اسے کاٹ کے جلادیتے ہیں کہ مقصد پورا ہوگیا' وہ پھل تھا جو ہم نے کھالیا' تو اصل پھل آگیا' مقصد پورا ہوگیا' اب کائنات کو باقی رکھنے کی ضرورت نہیں۔

اور فرمایا کہ قیامت کی ہزاروں علامتیں ہیں' سب سے پہلے دنیا میں میرا آنا ہی' سمجھو کہ دنیا کے خاتمے کا وقت قریب ہے' اس لئے کہ دنیا کے برپا کرنے کا مقصد میرے آنے سے پورا ہوگیا' اب جب مقصد آگیا تو اب دنیا کے باقی رہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف دنیا اس لئے باقی رہے گی کہ میرا پیغام پوری دنیا تک پہنچ جائے اور امت نمونہ بن کر دکھلائے کہ یہ ہے عبادت کا نمونہ' جس کے لئے دنیا قائم کی گئی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سب سے بڑی نعمت ہے اور نعمتوں کی جڑ بنیاد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عالم کے لئے رحمت ہیں' پوری دنیا کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت کا سبق دیا۔

جدید الیکٹرونک پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کا اعلان کرے: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

اسلام آباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ الیکٹرونک پاسپورٹوں میں مذہب کے خانے کے خاتمے جیسے غیر آئینی اقدامات کو فی الفور واپس لیا جائے' پہلے سے جاری کردہ پاسپورٹ منسوخ کئے جائیں اور اس اقدام کے مرتکب افراد کو قرار واقعی سزا دی جائے' بصورت دیگر مذہب کے خانے کی بحالی کے لئے نہ صرف سینیٹ اور قومی اسمبلیوں بلکہ ملک گیر سطح پر بھرپور احتجاج کیا جائے گا۔ یہ مطالبہ ایم ایم اے کے رکن قومی اسمبلی میاں محمد اسلم نے تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مولانا عبدالرؤف' قاری عبدالوحید قاسمی' مولانا شریف ہزاروی اور مولانا عبدالرشید غازی کے ہمراہ گزشتہ دنوں پریس کلب میں مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ میاں اسلم نے کہا کہ حکومت نے اس غیر آئینی اقدام کے بارے میں وفاقی وزراء اور اراکین پارلیمنٹ کو آگاہ کردیا کہ دس رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جس میں مولانا عبدالرؤف' عبدالرشید غازی' قاری احسان اللہ' مولانا میاں محمد نقشبندی' قاری ادریس' مولانا قاضی عبدالرشید' مولانا اشرف علی' مولانا ظہور احمد علوی اور قاری عبدالرحیم قاسم شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ حقیقت کسی سے پوشیدہ نہیں کہ اسلام کو مٹانے کی عالمی سازش کا سب سے اہم مہرہ قادیانی ہیں۔

عازمینِ حج کے لئے ضروری معلومات

عازمین حج انہیں کہتے ہیں' جنہوں نے حج کا عزم کیا ہو' اور ابھی فریضہ حج ادا نہ کیا ہو' لیکن عموماً انہیں بھی محبت سے ہم حاجی ہی کہہ دیتے ہیں وہ اس امید پر کہ انہوں نے واجبات حج جمع کرائے اور قرعہ اندازی میں کامیاب قرار ہو چکے ہیں۔ سفر چھوٹا ہو یا بڑا ہو معمولی ہو یا بہت اہم ہو' اس کے متعلق پیشگی معلومات حاصل کرنا بہت ضروری ہوتا ہے۔ معلومات انتظامی ہوں یا مناسک حج کی ادائیگی کے بارے میں ہوں اپنی اپنی اہمیت کے لحاظ سے نہایت ضروری ہیں' جن لوگوں نے پاکستان سے باہر پہلے بھی سفر کیا ہوتا ہے انہیں بے شک مسافر کی حیثیت سے سفری معلومات سے متعلق پہلے ہی آگاہی ہوگی' لیکن عام ہوائی سفر یا کسی دوسرے ملک کے سفر میں اور حج کے سفر میں زمین اور آسمان کا فرق ہوتا ہے وہ اس لئے کہ حج کا مقدس سفر ہے جو تقریباً ڈیڑھ ماہ پر مشتمل ہوتا ہے جس میں قدم قدم پر خیر و برکت حاصل کرنے کے لئے کچھ آداب ملحوظ خاطر رکھنا پڑتے ہیں' جبکہ عام سفر میں یہ چیزیں ناپید ہوتی ہیں۔ عازمین حج کی بکنگ ہو چکی ہے یعنی ان کو اطلاع نامے مل چکے ہیں جن پر ان کی روانگی کا پروگرام لکھا ہوا ہے اور اس کے علاوہ دوسری ہدایت اور معلومات بھی کارڈ پر درج ہیں۔ جہاز کا نمبر' حاجی کیمپ پہنچنے کی تاریخ' جدہ روانگی کی تاریخ' مدینہ منورہ حج سے پہلے یا بعد روانگی وغیرہ کے علاوہ تربیت حاصل کرنے کا مقام اور تاریخ بھی لکھی ہوئی ہے۔ حج کے بعد وطن واپسی کی تاریخ اور وقت جہاز کے ٹکٹ پر درج ہوگا اور جدہ روانگی کا وقت بھی ٹکٹ پر لکھا ہوگا۔ ایک بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ اگر روانگی کا وقت ایک بجے لکھا ہوگا تو اس کا مطلب ہوگا کہ رات کے ایک بجے۔ مثلاً اگر روانگی کا وقت اور تاریخ ۱۷/دسمبر ایک بجے درج ہوگا تو اس کا مطلب ہوگا ۱۶/دسمبر کا دن گزارنے کے بعد جب رات کے بارہ بجیں گے تو اس کے ایک گھنٹہ بعد ۱۷/دسمبر کا ایک بجے گا۔

بابو شفقت قریشی سہام

اگر ۱۷/دسمبر ۱۳ بجے لکھا ہوگا تو اس کا مطلب دن کا ایک ہوگا۔ اس غلط فہمی سے بعض سادے حاجی اپنی اصل پرواز سے رہ جاتے ہیں' اس لئے یہ جاننا ضروری ہے' اسلام آباد کا حاجی کیمپ کوہ نور ملز پشاور روڈ راولپنڈی کے قریب ہے۔ اس لئے عین اسلام آباد ہرگز نہ جائیں۔ حاجی کیمپ میں موسم کے مطابق گدے اور کمبل وغیرہ موجود ہوتے ہیں' اس لئے ساتھ بستر وغیرہ لانے کی ضرورت نہیں ہے' البتہ جو سامان ساتھ لے کر جانا ہو وہ ضرور ساتھ لے کر آئیں۔ عموماً جس دن حاجی کیمپ میں حاضری ہوتی ہے' اس سے ایک دن چھوڑ کر روانگی ہوتی ہے یعنی تیسرے دن حاجی کیمپ سے روانگی ہوتی ہے۔ قرب و جوار کے عازمین حج پاسپورٹ' ٹکٹ اور زرمبادلہ لے کر گھروں کو چلے جاتے ہیں جبکہ دوسرے شہروں کے عازمین حج کو پورا سامان ساتھ لے کر آنا چاہئے اور حاجی کیمپ میں ہی قیام کرنا چاہئے جو عازمین حج کو پاسپورٹ بنوانے کی ضرورت نہیں ہے' انہیں پہلے سے بنا ہوا حج پاسپورٹ جس پر ویزہ لگا ہوگا تیار ملے گا اور جہاز کا ٹکٹ جس کی دو طرفہ سیٹ کنفرم ہوگی' پاسپورٹ کے ساتھ ایئر لائن کے دفتر سے ملے گا۔ پانچوں بینکوں کے برانچیں حاجی کیمپ میں قائم کی جائیں گی جو پاسپورٹ اور ٹکٹ اور اصل رسید پیش کرنے پر لازمی کٹوتیوں کے بعد زرمبادلہ کا ٹریولر چیک جاری کریں گے۔ شناختی کڑا اور شناختی لاکٹ بھی حاجی کیمپ سے حاصل کرنا ضروری ہوگا جو سعودی عرب میں گمشدگی وغیرہ کے وقت کام آئے گا۔ لائف سیونگ ڈرگ ساتھ لے جانے کے لئے حاجی کیمپ سے تصدیق شدہ سرٹیفکیٹ حاصل کرنا ہوگا' کسٹم چیک سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈ پی آئی اے والے حاجی کیمپ کے اندر جاری کریں گے۔ نشہ آور اشیاء اور خورد و نوش کی اشیاء ساتھ لے جانے کی اجازت نہ ہوگی۔ ایئرپورٹ تک ایئر لائن کی بسیں

پہنچائیں گی۔ دستی سامان کی چیکنگ وغیرہ ایئرپورٹ پر ہوگی' ویسے تو احرام عین میقات سے باندھ کر لبیک پڑھنی چاہئے مگر احتیاط اس میں ہے کہ ایئرپورٹ سے باندھ لیا جائے کیونکہ جہاز کے اندر احرام باندھنے اور نفل پڑھنے کا معقول انتظام نہیں ہوتا۔ کھانا کولڈ ڈرنک اور چائے وغیرہ جہاز کے اندر ایئرلائن والے دیتے ہیں ساتھ لے جانے کی ضرورت نہیں' جہاز کے اندر احرام ناپاک ہونے کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔

جدہ انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے بجائے حج ٹرمنل پر جہاز لینڈ کرتا ہے' پہلے ہال میں پہنچتے ہی ٹکٹ وغیرہ سے فارغ ہولیں اور انتظار کریں جب اگلا ہال خالی ہوجائے تو دوسرے ہال میں امیگریشن کرائیں یعنی پاسپورٹ چیکنگ کے لئے کاؤنٹر پر دیں۔ عورتوں کو اپنا پاسپورٹ خود دکھانا ہوگا' جامہ تلاشی کے کمرہ سے گزر کر ہال کے تیسرے حصہ میں حاجی کیمپ میں بک شدہ سامان پہنچ چکا ہوگا' شناخت کرکے حاصل کریں اور کسٹم حکام سے چیک کرائیں اور ہال سے باہر مکتب الوکلا کے کاؤنٹر پر پاسپورٹ پیش کرکے بسوں کے ٹکٹ اور دخول کی مہر لگوائیں' جدہ ایئرپورٹ کے کل BAY 19 یا حج لاؤنج ہیں' جہاں ایک ہی وقت میں 19 ملکوں کے جہاز عازمین حج کو اتارتے ہیں۔ ایئرپورٹ پر قائم شدہ پاکستانی دفتر سے رابطہ کرکے بس حاصل کریں اور پاسپورٹ ڈرائیور کے حوالے کرنا پڑے گا جو مکہ میں مکتب میں جمع کرادے گا' جو حج کے بعد جدہ ایئرپورٹ پر واپس ملے گا۔ جدہ پہنچتے ہی گھڑیاں دو گھنٹے پیچھے کرلیں' اسٹیکر اتر جاتا ہے' اس لئے سامان کے اوپر موٹے مارکر سے اپنے کوائف ضرور لکھیں' سامان مثلاً بیگ وغیرہ اگر بھول جائیں تو پاکستان ہاؤس مکہ پہنچادیا جائے گا' وہاں تلاش کریں۔ پاکستان ہاؤس اب نئی بلڈنگ میں شفٹ ہوگیا ہے جو ہیئر بلیلہ محلے میں ہے۔

مکہ معظمہ کی پرانی آبادی پہاڑیوں پر ہے' سینٹر میں خانہ کعبہ ہے اردگرد خالی جگہ صحن پر طواف کیا جاتا ہے' صحن کے بعد مسجد حرام کی دو منزلہ بلڈنگ ہے' جہاں نماز بھی پڑھی جاتی ہے اور طواف کرنے کی سہولت بھی موجود ہے' مسجد کے چار بڑے دروازے ہیں ہر بڑے دروازے کے اوپر دو مینار ہیں' ایک مینار صفا پہاڑی کے اوپر ہے' باب (دروازہ) عبدالعزیز محلّہ مسفلہ اور محلّہ جیاد کی طرف کھلتا ہے' باب فہد محلّہ شبیکہ محلّہ مسفلہ اور محلّہ جفائر کی طرف کھلتا ہے' باب عمرہ کے سامنے محلّہ حارت الباب' محلّہ جرول اور محلّہ جبل کعبہ ہیں' باب فتح محلّہ شامیہ اور محلّہ قرارہ کی طرف کھلتا ہے' محلّہ سوق اللیل اور غزہ وغیرہ باب السلام اور صفا مروہ کے دروازوں کے سامنے واقع ہیں۔

حرم شریف کے بہت سے چھوٹے دروازے بھی ہیں' تمام دروازے اونچائی پر ہیں اور خانہ کعبہ نشیب میں ہے' اس لئے مسجد میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر نیچے اترنے کے لئے سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں' ہر دروازے کے اندر اور باہر نام اور نمبر لکھا ہوا ہے' مسجد میں داخل ہوتے وقت دروازے کا نام اور نمبر ضرور نوٹ کرلینا چاہئے اور اسی دروازے سے نکلنا چاہئے تاکہ اپنی رہائش گاہ تک آسانی پہنچ سکیں۔ معذوروں کے طواف کے لئے حرم شریف کے اندر ایک ادارے کے پاس سفری کاغذات وغیرہ بطور ضمانت جمع کرانے سے بلامعاوضہ وہیل چیئر حاصل کی جاسکتی ہے' لیکن چلانے کے لئے اپنا کوئی عزیز ہونا چاہئے' کرایہ کی وہیل چیئر کے ساتھ چلانے والا بھی ہوتا ہے' کندھے پر ڈولی اٹھا کر طواف کرنے کا طریقہ اب ختم ہوگیا ہے' مطاف میں وہیل چیئر چلانے کی اجازت نہیں ہوتی' آخری چھت اور درمیانی منزل پر وہیل چیئر پر معذور طواف کرسکتے ہیں' زمزم کا تہ خانہ بند کرنے سے طواف کے لئے جگہ بہت کھلی ہوگئی ہے' سعی بھی بذریعہ وہیل چیئر کی جاسکتی ہے' تمام نمازیں اول وقت میں جماعت کے ساتھ ادا کی جاتی ہیں۔ اذان سے کم از کم ایک گھنٹہ پہلے حرم شریف پہنچ جانا چاہئے ورنہ جگہ نہیں ملے گی۔ طواف کے لئے دوپہر کا وقت' اشراق کے بعد کا وقت یا عشاء کے بعد کا وقت زیادہ موزوں ہے' ان اوقات میں نسبتاً رش کم ہوتا ہے' حجر اسود کا دھکم پیل کرکے بوسہ دینے سے بہتر ہے کہ دور سے ہی اشارہ کرکے چوم لیا جائے۔ عورتوں کو ہجوم سے دور رہنا چاہئے اور حجر اسود کے سامنے لکیر پر نوافل ادا نہیں کرنے چاہئیں اس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔ خانہ کعبہ کے گرد سات چکر مخصوص طریقہ پر لگانے سے ایک طواف مکمل ہوتا ہے' طواف کے دوران کتابی دعائیں پڑھنا ضروری نہیں ہر قسم کا ذکر اذکار' حمد و ثناء' تکبیر تہلیل پڑھتے پڑھتے طواف کیا جاسکتا ہے' خشوع و خضوع کی زیادہ ضرورت ہے' سعی گراؤنڈ فلور کے علاوہ اوپر کی دو چھتوں پر بھی کی جاسکتی ہے ثواب انشاء اللہ برابر ملے گا' جوتے تھیلی میں ڈال کر ساتھ بھی رکھے جاسکتے ہیں ویسے جان بوجھ کر کوئی کسی کے جوتے نہیں اٹھاتا' بدل جانا الگ بات ہے۔

حجر اسود کے سامنے گہرے براؤن رنگ کی پٹی مسجد الحرام کی سیڑھیوں تک حجر اسود کی سیدھ بتانے کے لئے لگائی گئی ہے تاکہ طواف شروع اور

ختم کرتے وقت پورے چکر لگائے جاسکیں۔ وہیل چیئر اوپر کی منزلوں تک لے جانے کے لئے باب الصفا کے قریب ایک لفٹ موجود ہے جس سے فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے' ویسے اوپر جانے کے لئے پانچ مقامات پر بجلی کی سیڑھیاں استعمال کی جاسکتی ہیں' باب الفتح کے سامنے' باب عبدالعزیز اور باب فہد کے درمیان بیرونی جانب زمین دوز واش روم اور چھتا بازار کی طرف ان گنت واش روم موجود ہیں' کہیں سے آب زمزم بھرنے کے لئے مختلف مقامات پر حرم کے اردگرد ٹونٹیاں لگی ہوئی ہیں' منیٰ کا راستہ سرنگوں سے جائیں تو تقریباً دوکلومیٹر بنتا ہے اس راستہ سے پیدل بآسانی پہنچ سکتے ہیں۔ بہتر ہے کہ یہ پیدل راستہ صرف طواف زیارت کے لئے استعمال کریں کیونکہ بسوں کا کرایہ دوسرے مقامات کے لئے کٹ چکا ہوتا ہے۔ آخری شیطان جسے بڑا شیطان بھی کہتے ہیں منیٰ کے آخری سرے پر ہے جو مکہ مکرمہ کے قریب ہے' قربان گاہیں منیٰ اور مزدلفہ کی حدود جہاں ملتی ہیں اس طرف واقع ہیں۔

قربانی کے لئے کوپن تقریباً تین سوستر ریال کا ملتا ہے خریدتے وقت قربانی کا وقت پوچھ لینا چاہئے اور بتائے ہوئے وقت کے تین یا چار گھنٹے بعد حلق یا قصر کرانا چاہئے۔ اس مرتبہ وزارت مذہبی امور حج کے پانچ دنوں کا کھانا اور ناشتہ مفت فراہم کرے گی۔ عرفات میں اپنے خیموں سے دور نہ جائیں واپسی پر راستہ بھول جائیں' اگر مسجد نمرہ جانا چاہیں تو سڑک نمبر اور دوسرے نشانات یاد رکھیں تاکہ واپسی پر بآسانی اپنے مکتب کے خیمے میں پہنچ سکیں۔ دن کا بچا ہوا کھانا اور پھل وغیرہ سنبھال کر رکھیں مزدلفہ میں کام آئے گا۔ مزدلفہ کی رات ٹھنڈی ہوتی ہے' اس لئے کمبل یا کھیس وغیرہ ساتھ رکھیں' احرام کے اوپر اوڑھا جاسکتا ہے۔ پاؤں پر بھی ڈال سکتے ہیں منہ اور سر پر نہ ڈالیں۔ مزدلفہ میں ڈیرہ سرکاری ٹانکیٹ کے قریب لگائیں تاکہ بوقت ضرورت دور نہ جانا پڑے' زیادہ ہجوم کے وقت کنکریاں نہ ماریں رش جب کم ہو جائیں تب ماریں' طواف زیارت کے بعد منیٰ آئیں تو کبری عبدالعزیز کے پاس گاڑی سے اتریں ورنہ راستہ بھول جائیں گے۔ ضرورت پڑنے پر پاکستان ہاؤس سے رابطہ کریں۔ مدینہ شریف میں موسم ٹھنڈا ہوگا' اس لئے گرم کپڑے ضرورت کے ساتھ رکھیں دونوں جگہ کھانا پینا مل کر کریں' کفایت شعاری سے کام لیں' لیکن کنجوسی نہ کریں بیمار ہونے کا خدشہ ہوتا ہے' سب سے بڑھ کر یہ کہ قومی تشخص کا ہر وقت خیال رکھیں۔ حج کے دوران ایثار و قربانی کا مظاہرہ کریں۔

☆☆......☆☆

ہر انسان اپنا محاسبہ کرے کہ میں نے کیا کھویا کیا پایا: قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

مانسہرہ (پ ر) عید کا اجتماع قیامت کے دن کی دعوت دیتا ہے' فرق یہ ہے کہ آج اچھا لباس پہن کر لوگ جمع ہوتے ہیں' قیامت کے دن ننگے ہوں گے' جس طرح ماں کے پیٹ سے بچہ پیدا ہوتا ہے یہی حالت قبروں سے باہر آنے والوں کی ہوگی' ہر انسان اپنا محاسبہ کرے کہ میں نے کیا کھویا کیا پایا۔ ان خیالات کا اظہار جامع مسجد صدیق اکبرؓ مانسہرہ کے خطیب مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی نے عید کے بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان اپنے کردار و اعمال کو درست کریں ورنہ قیامت کے دن رسوائی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیفہ بنایا تھا مگر انہوں نے کافروں کو بڑا بنادیا اور خود پستی میں چلے گئے۔ انہوں نے کہا سب لوگ دل کے خلوص کے ساتھ دعا کریں ہمارے حال پر اللہ تعالیٰ رحم کرے اور ہمیں سچا اور اچھا مسلمان بنائے۔ انہوں نے وطن عزیز کے لئے اور پھر عالم اسلام کے لئے دعا کی کہ اللہ اپنا فضل ہمارے حال پر کرے۔ دریں اثناء قیامت کے دن دو گروہ ہوں گے ایک جنت میں جانے والے ایک دوزخ میں جانے والے' قیامت کے دن نجات ایمان و اعمال پر ہوگی۔ قوم و برادری کام نہیں آئے گی۔ اچھے اخلاق قیامت کے دن نجات کا ذریعہ ہوں گے۔ مسلمانوں کو کردار کا غازی بننا ہوگا' گفتار و کردار ایک ہوگا تو کام بن جائے گا۔ ان خیالات کا اظہار پاکستان کے مایہ ناز خطیب و اسکالر مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی نے کئی موری یونین کونسل بھیڑی ضلع و تحصیل مظفرآباد آزاد کشمیر میں عظمت اسلام و قرآن کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر مولانا گڑنگی نے لوگوں پر زور دیا کہ اپنے معاملات درست کریں قیامت کے دن سخت حساب لیا جائے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں مگر دین تو ہمیشہ رہے گا اس کے لئے پورے عالم اسلام کو اسلام کی سربلندی کے لئے محنت کرنی ہوگی جب اسلام کا پرچم بلند ہوگا تو خود بخود مسلمانوں کی عزت ہوگی۔ اسلام امن و آشتی کا مذہب ہے سب سے بڑا امن کا داعی تو قرآن پاک ہے۔ اگر جنت میں جانے کا پروگرام ہے تو سچے دل سے گلے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا طوق ڈال لو اس کے بغیر نجات مشکل و ناممکن ہے۔ جب قیامت آئے گی یہ فلک بوس پہاڑ روئی کی طرح اڑا دیے جائیں گے میرے اللہ کا نام رہے گا' کسی کا کوئی پتہ و پیغام نہیں ہوگا۔ اس سخت دن میں آرام حاصل کرنے کے لئے اسلام کے مبارک اصولوں کو اپنانا ہوگا۔

عیادت کی فضیلت

عائشہ خلیل

عیادت فطرت انسانی کا ایک بنیادی وصف ہے' یہ جذبہ محبت اور ہمدردی سے پیدا ہوتا ہے' عیادت ایک طرح سے اپنی بلند ترین اور وسیع مفہوم میں خدائے ذوالجلال کی صفت ہے' ایک دوسرے کی عیادت وہی لوگ صحیح طرح سے کرسکتے ہیں' جن کے دلوں میں محبت' شفقت' ہمدردی اور خدا تعالیٰ کا ڈر وخوف موجود ہے' اور جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں وہی جانتے ہیں کہ ایک دوسرے کی عیادت یعنی کہ مزاج پرسی کرکے کس طرح اپنے گناہوں کی معافی طلب کی جاسکتی ہے' اور کس طرح خدا کے نزدیک آیا جاسکتا ہے' اسی لئے فرشتے بھی اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں:

''اے ہمارے رب تو اپنی رحمت اور اپنے علم کے ساتھ ہر چیز پر چھایا ہوا ہے' پس معاف کردے اور عذاب دوزخ سے بچالے ان لوگوں کو جنہوں نے توبہ کی ہے اور تیرا راستہ اختیار کرلیا ہے۔'' (مومن: ۷)

آج اس سرزمین پر باہمی محبت و ہمدردی دکھ سکھ' خوش اخلاقی' رحم وکرم اور نیکی وبھلائی جیسے جتنے بھی پھول کھلتے نظر آرہے ہیں' وہ سب رحمت خداوندی کے پرتو ہیں۔

لوگوں میں آج سب سے زیادہ نرم دل وہی شخص ہے جو کمزوروں سے محبت کرتا ہے' غریبوں کی مدد کرتا ہے اور ان کی عیادت کے لئے جاتا ہے' اور ان کی زندگی سے سب سے زیادہ ہمدردی کرتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت صبح ہی صبح کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس پر درود بھیجتے ہیں اور اگر شام کو عیادت کے لئے جاتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور اس کے لئے بہشت کی میوہ خوری ہے۔'' (ترمذی)

اس کے برعکس سخت دل انسان کے بارے میں ارشاد نبویؐ ہے:

''خداوند تعالیٰ سے سب سے زیادہ دور ''سنگ دل'' اور ''سخت دل'' شخص ہوگا۔''

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

''اللہ تعالیٰ کے رسولؐ آنکھوں کی خشکی اور دلوں کی بندی کو بدبختی کی نشانی سمجھتے ہیں۔''

ایک اور جگہ حدیث شریف میں آیا ہے:

''ایک شخص حضرت علیؓ کے پاس آیا اور کہا کہ فلاں شخص بیمار ہے' آپ نے فرمایا کیا: تمہیں اس بات کی خوشی ہے کہ وہ اچھا ہوجائے؟ تو اس نے عرض کیا جی ہاں تو فرمایا تم یہ دعا کرو: ''اے بردبار اے کرم کرنے والے تو فلاں شخص کو شفا دے دے۔'' تو وہ انشاء اللہ ٹھیک ہوجائے گا

جب اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ دنیا کی حالت زار پر رحم کرنے' ان کے غموں کا مداوا کرنے' ان کی تکلیفوں کو دور کرنے' ان کے زخموں پر مرہم رکھنے' ان کی غلطیوں پر اظہار ہمدردی کرنے' ان کی بیماری کے وقت عیادت کرنے' ان کی ہدایت کے لئے اپنی جان ہلکان کرنے' کمزوروں کے حقوق زبردستوں سے دلوانے' ان کی حفاظت کی خاطر جنگ کرنے' سرکش انسانوں کی قوت و شوکت توڑ کر انہیں سلیم الفطرت بے ضرر انسان بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا' آپ کے دل میں علم اور حلم کے خزانے بھرے' آپ کی سرشت میں نیکی وتقویٰ کے جوت جگائے' آپ کی فطرت میں نرمی ورحم دلی رکھی اور آپ کے ہاتھ میں سخاوت وجود وکرم کی صفات پیدا کیں اور ان تمام صفات نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کے بندوں میں سب سے زیادہ نرم دل اور مہربان اور سب سے زیادہ وسیع الظرف اور فراخ دل بنادیا:

''اے پیغمبر! یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی رحمت ہے کہ تم ان لوگوں کے لئے بہت نرم مزاج واقع ہوئے ورنہ اگر کہیں تم تند خو اور سنگ دل ہوتے تو یہ سب تمہارے گردوپیش سے چھٹ جاتے۔'' (آل عمران: ۱۵۹)

یہ اللہ کا بھی حکم ہے کہ مریضوں اور آفت رسیدہ لوگوں پر رحم وکرم کا بہترین مظاہرہ کرو' کیونکہ ان بیچاروں کے پاس وسائل زندگی بہت محدود ہوتے ہیں' جس کی وجہ سے زندگی کی دوڑ میں یہ لوگ ساتھ ساتھ نہیں چل سکتے اور اپنی ضروریات کی تکمیل نہیں کرسکتے' خود اللہ تعالیٰ نے انہیں معذور قرار دیا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

''ہاں اگر اندھا اور لنگڑا اور مریض

جہاد کے لئے نہ آئے تو کوئی حرج نہیں' جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرے گا' اللہ اسے جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور جو منہ پھیر لے گا اسے وہ درد ناک عذاب دے گا۔" (سورۂ فتح:۱۷)

یہ درست ہے کہ بیمار شخص اپنی بیماری کے جال میں پھنسا رہتا ہے اور دواؤں کی تلخی اس کی زندگی کو گدلا کر دیتی ہے' اگر وہ اپنی تکلیفوں پر صبر کرے تو اللہ سے قریب ہو جاتا ہے اور اس کی رحمتوں کا مستحق ہو جاتا ہے' جب انسان پر کسی طرح کی بیماری یا مصیبت آن پڑتی ہے تو درحقیقت اللہ تعالیٰ اس بندے کا امتحان لیتا ہے' جب ایک کانٹا چبھنے سے مومن کے گناہ جھڑتے ہیں تو بھلا اس شخص کے بارے میں تصور کیجئے جو مصیبتوں میں گھرا ہوا ہے اور طرح طرح کی تکلیفیں اس کی زندگی کو عذاب بنائے ہوئے ہیں' یہی وجہ ہے کہ ایسا شخص براہ راست خدا کی حفاظت میں ہوتا ہے اس لئے ہمیں مریضوں کے ساتھ بدسلوکی' ان کی توہین واستہزاء سے سختی سے پرہیز کرنا چاہئے' اس لئے کہ یہ بدترین جرم ہے' ہمیں تو ان کے ساتھ خوش معاملگی کا ثبوت دینا چاہئے۔

ایک فرد کے سینے میں اگر سخت دل ہے تو یہ اس کے اندر بہت بڑی خرابی کی دلیل ہے اور امت کی تاریخ میں تو اس سے بڑا فساد پھوٹتا ہے۔

اسلام نے ساری مخلوق اور تمام انسانوں کو ایک دوسرے کی مصیبت کے وقت ایک دوسرے کے کام آنے کا حکم دیا ہے اور اسے مکمل ایمان کی دلیل بتائی ہے کہ ایک مسلمان تمام مسلمانوں سے ملے' ان کے لئے اپنے دل میں نرم گوشہ پیدا کرے' ان کے دکھ درد میں شریک ہو اور بیماری کے وقت ان کی دل و جان سے تیمارداری کرے اس سے ایک مسلمان سے دوسرے مسلمان میں ہمدردی' محبت' قربانی' عزت' رحمت و موانست جیسے تمام نرم گوشے دل میں پیدا ہوتے ہیں۔

ارشاد ہے کہ جب کسی مریض کی عیادت اور مزاج پرسی کے لئے جاؤ تو یہ دعا پڑھو:

"کوئی گھبرانے کی بات نہیں انشاء اللہ (یہ بیماری ظاہری اور باطنی آلودگیوں سے) پاک کردینے والی ہو' کوئی گھبرانے کی بات نہیں' اللہ (یہ بیماری تمام آلودگیوں سے) پاک کردینے والی ہے۔"

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

"میں خدائے بزرگ وبرتر سے دعا کرتا ہوں جو عرش عظیم کا مالک ہے کہ وہ تجھے شفا دے۔"

حدیث شریف میں آیا ہے: جس شخص نے بھی کسی ایسے مریض کی عیادت کی' جس کی موت نہ آئی ہو اور یہ مذکورہ بالا دعا کی تو اللہ تعالیٰ اس مریض کو اس مرض سے ضرور شفا دے دیں گے۔

آج کل اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اگر کوئی بہت زیادہ مریض ہوتا ہے تو وہ بجائے زندگی سے اللہ تعالیٰ سے موت مانگ بیٹھتا ہے جو کہ سراسر گناہ کبیرہ ہے' بلکہ اگر کسی شدید مرض میں مبتلا اور زندگی سے بیزار ہو جائے تو مرنے کی دعا تو نہ کرے بلکہ اگر دعا ہی کرنا ہو تو یہ دعا خدا تعالیٰ سے کرے:

"اے اللہ تو مجھے زندہ رکھ جب تک کہ زندگی میرے لئے بہتر ہو اور موت دے دے جبکہ مرنا میرے لئے بہتر ہو۔"

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر پوری کائنات میں دیکھا جائے' جہاں دوسرے لوگوں کی عیادت کرنا فرض ہے تو اس فہرست میں یتیموں کا بھی حق ہے کہ ان کی مزاج پرسی کی جائے اور ان پر بھی رحم وکرم کرنا واجب ہے ان کے ساتھ حسن سلوک اور نیکی وبھلائی کی روش اپنانے' ان کی کفالت کرنے اور ان کے مستقبل کو بربادی سے بچانا انتہائی پاکیزہ عبادت ہے۔

جس دور میں ہم آج کل رہ رہے ہیں دل اس معاشرے میں بے حس اور مردہ ہو جاتا ہے' جس میں خوشی ومسرت کے وافر سامان موجود ہوں' صبح وشام گزر جائے لیکن اپنی خوشحالی اور عیش کوش زندگی کی رنگینیوں کے سوا انہیں کچھ نظر نہ آئے۔ ارباب دولت اور صاحب نعمت افراد عوام کی تکلیفوں اور پریشانیوں سے اس لئے ناواقف رہتے ہیں کہ انہیں میسر آنے والی لذتیں ان کے دل کے دروازے بند کردیتی ہیں تاکہ وہ مظلوموں کی آہ نہ سن سکیں' ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیتی ہیں تاکہ انہیں یتیموں اور مسکینوں کی بے چارگی نظر نہ آسکے۔ عام انسانوں کو پاکیزہ احساسات اور لطیف جذبات اسی وجہ سے مل جاتے ہیں کہ وہ زندگی کے نرم وگرم حالات سے گزرتے رہتے ہیں' خوشحالی وبدحالی دونوں کا مزہ چکھتے ہیں اور ایک دوسرے کے مزاجوں سے خوب واقف ہوتے ہیں' اس وقت انہیں احساس ہوتا ہے کہ یتیم کی تنہائی وبے چارگی کا کیا مطلب ہے' بیواؤں کی کسمپرسی کیا غضب ڈھاتی ہے؟ اور بدحال لوگوں کی کیا حالت زار ہوتی ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ اگر کوئی شخص مرض میں مبتلا ہے تو عیادت کرنے والا اپنا دایاں ہاتھ مریض کے جسم پر پھیرتے ہوئے یہ دعا پڑھی جائے تو اللہ تعالیٰ ضرور شفا دیتا ہے:

"اے اللہ تکلیف کو دور فرما (اے) لوگوں کے پروردگار اس بیمار کو شفا دے اور تو ہی شفا دینے والا ہے' تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں' ایسی شفا دے کہ کوئی بیماری باقی نہ رہنے دے۔"

☆☆..........☆☆

مالی صدقات پر وعدہ وعید

فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی (اللہ کا) حق ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

اصلی نیکی اور بھلائی (کا معیار) یہ نہیں ہے کہ (عبادت میں) تم مشرق کی طرف اپنا رخ کرو یا مغرب کی طرف بلکہ اصل نیکی کی راہ بس ان لوگوں کی ہے جو ایمان لائے اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور ملائکہ پر اور اللہ کی کتابوں اور اس کے نبیوں پر اور جنہوں نے مال کی محبت کے باوجود اس کو خرچ کیا قرابت داروں پر اور یتیموں مسکینوں پر اور مسافروں اور سائلوں پر اور غلاموں کو آزادی دلانے میں اور اچھی طرح قائم کی انہوں نے نماز اور ادا کی زکوٰۃ ......الخ (جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ، مسند دارمی)

تشریح:

حدیث کا مقصد و منشاء یہ ہے کہ کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہونی چاہئے کہ مقررہ زکوٰۃ (یعنی فاضل سرمایہ کا چالیسواں حصہ) ادا کر دینے کے بعد آدمی پر اللہ کا کوئی مالی حق اور مطالبہ باقی نہیں رہتا اور وہ اس سلسلہ کی ہر قسم کی ذمہ داریوں سے بالکل سبکدوش ہو جاتا ہے۔ ایسا نہیں ہے بلکہ خاص حالات میں زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد بھی اللہ کے ضرورت مند بندوں کی مدد کی ذمہ داری دولت مندوں پر باقی رہتی ہے۔ مثلاً ایک صاحب ثروت آدمی حساب سے پوری زکوٰۃ ادا کر چکا ہو اس کے بعد اسے معلوم ہوا کہ اس کے پڑوس میں فاقہ ہے یا اس کا فلاں قریبی رشتہ دار سخت محتاجی کی حالت میں ہے یا کوئی شریف مصیبت زدہ یا مسافر ایسی حالت میں اس کے پاس پہنچے جس کو فوری امداد کی ضرورت ہو تو ایسی صورتوں میں ان ضرورت مندوں محتاجوں کی امداد اس پر واجب ہو گی۔

مولانا عبدالواحد مدظلہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بیان فرمائی اور بطور استشہاد سورۂ بقرہ کی مندرجہ بالا آیت تلاوت فرمائی۔ اس آیت میں اعمال بر (نیکی کے کاموں) کے ذیل میں ایمان کے بعد یتیموں، مسکینوں، مسافروں، سائلوں وغیرہ حاجت مند طبقوں کی مالی مدد کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان کمزور اور ضرورت مند طبقوں کی مالی مدد کا جو ذکر یہاں کیا گیا ہے وہ زکوٰۃ کے علاوہ ہے کیونکہ زکوٰۃ کا مستقلاً ذکر اس آیت میں آگے موجود ہے:

"حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اگر کسی آدمی کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کچھ نہ ہو تو وہ کیا کرے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اپنے دست و بازو سے محنت کرے اور کمائے پھر اس سے خود بھی فائدہ اٹھائے اور صدقہ بھی کرے۔ عرض کیا گیا کہ اگر وہ یہ نہ کر سکتا ہو تو کیا کرے؟ آپؐ نے فرمایا: کسی پریشان حال محتاج کا کوئی کام کر کے اس کی مدد ہی کر دے (یہ بھی ایک طرح کا صدقہ ہے) عرض کیا گیا کہ اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے تو کیا کرے؟ آپؐ نے فرمایا: تو اپنی زبان ہی سے لوگوں کو بھلائی اور نیکی کے لئے کہے۔ لوگوں نے عرض کیا: اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے تو کیا کرے؟ آپؐ نے فرمایا کہ (کم از کم) شر سے اپنے کو روکے (یعنی اس کا اہتمام کرے کہ اس سے کسی کو تکلیف اور ایذا نہ پہنچے) یہ بھی اس کے لئے ایک طرح کا صدقہ ہے۔" (بخاری و مسلم)

تشریح:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن لوگوں پر دولت اور سرمایہ نہ ہونے کی وجہ سے زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی ان کو بھی صدقہ کرنا چاہئے۔ اگر روپیہ پیسہ سے

ہاتھ بالکل خالی ہو تو محنت مزدوری کر کے اور اپنا پیٹ کاٹ کے صدقہ کی سعادت حاصل کرنی چاہئے۔ اگر اپنے خاص حالات کی وجہ سے کوئی اس سے بھی مجبور ہو تو کسی پریشان حال کی خدمت ہی کر دے اور ہاتھ پاؤں سے کسی کا کام نہ کر سکے تو زبان ہی سے خدمت کرے۔

حدیث کی روح اور اس کا خاص پیغام یہی ہے کہ مسلمان خواہ امیر ہو یا غریب' طاقتور اور توانا ہو یا ضعیف اس کے لئے لازم ہے کہ دامے' درمے' سخنے جس طرح اور جس قسم کی بھی مدد اللہ کے حاجت مندوں کی کر سکے ضرور کرے اور اس سے دریغ نہ کرے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بندے کو اللہ کا پیغام ہے کہ اے آدم کے فرزند! تو (میرے ضرورت مند بندوں پر) اپنی کمائی خرچ کر' میں اپنے خزانہ سے تجھ کو دیتا رہوں گا۔ (بخاری و مسلم)

تشریح:

گویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ضمانت ہے کہ جو بندہ اس کے ضرورت مند بندوں کی ضرورتوں پر خرچ کرتا رہے گا' اس کو اللہ تعالیٰ کے خزانہ غیب سے ملتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے جن بندوں کو یقین کی دولت سے نوازا ہے' ہم نے دیکھا کہ ان کا یہی معمول ہے اور ان کے ساتھ ان کے رب کریم کا یہی معاملہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو بھی اس یقین کا کوئی حصہ نصیب فرمائے۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: "تم اللہ کے بھروسہ پر اس کی راہ میں کشادہ دستی سے خرچ کرتی رہو اور گنومت (یعنی اس فکر میں نہ پڑو کہ میرے پاس کتنا ہے اور اس میں سے کتنا راہ خدا میں دوں) اگر تم اس کی راہ میں اس طرح حساب کر کر کے دو گی تو وہ بھی تمہیں حساب ہی سے دے گا (اور اگر بے حساب دو گی تو وہ بھی اپنی نعمتیں تم پر بے حساب انڈیلے گا) اور دولت جوڑ جوڑ کے اور بند کر کے نہ رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہارے ساتھ یہی معاملہ کرے گا (کہ رحمت اور برکت کے دروازے تم پر خدانخواستہ بند ہو جائیں گے) لہٰذا تھوڑا بہت جو کچھ ہو سکے اور جس کی توفیق ملے راہ خدا میں کشادہ دستی سے دیتی رہو۔" (بخاری و مسلم)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے آدمؑ کے فرزندو! اللہ کی دی ہوئی دولت جو اپنی ضرورت سے فاضل ہو اس کا راہ خدا میں صرف کر دینا تمہارے لئے بہتر ہے اور اس کا روکنا تمہارے لئے برا ہے' اور ہاں گزارے کے بقدر رکھنے پر کوئی ملامت نہیں اور سب سے پہلے ان پر خرچ کرو جن کی تم پر ذمہ داری ہے۔ (مسلم)

تشریح:

اس حدیث کا پیغام یہ ہے کہ آدمی کے لئے بہتر یہ ہے کہ جو دولت وہ کمائے یا کسی ذریعہ سے اس کے پاس آئے اس میں اپنی زندگی کی ضرورت کے بقدر تو اپنے پاس رکھے باقی راہ خدا میں اس کے بندوں پر خرچ کرتا رہے اور اس میں پہلا حق ان لوگوں کا ہے جن کا اللہ نے اس کو ذمہ دار بنایا ہے اور جن کی کفالت اس کے ذمہ ہے' مثلاً اس کے اہل و عیال اور حاجت مند قریبی اعزہ وغیرہ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بکری ذبح کی گئی (اور اس کا گوشت للہ تقسیم کر دیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور) آپؐ نے دریافت فرمایا کہ بکری میں سے کیا باقی رہا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ صرف ایک دست اس کی باقی رہی ہے (باقی سب ختم ہو گیا) آپؐ نے فرمایا: اس دست کے علاوہ جو للہ تقسیم کر دیا گیا دراصل وہی سب باقی ہے اور کام آنے والا ہے (یعنی آخرت میں انشاء اللہ اس کا اجر ملے گا)۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو میرے لئے بڑی خوشی کی بات یہ ہو گی کہ تین راتیں گزرنے سے پہلے اس کو راہ خدا میں خرچ کر دوں اور میرے پاس اس میں سے کچھ بھی باقی نہ رہے سوائے اس کے کہ قرض ادا کرنے کے لئے اس میں سے کچھ بچا لوں۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن حضرت بلال کی قیام گاہ پر پہنچے اور دیکھا کہ ان کے پاس چھواروں کا ایک ڈھیر ہے۔ آپؐ نے فرمایا بلال یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے اس کو آئندہ کے لئے ذخیرہ بنایا ہے (تاکہ مستقبل میں روزی کی طرف سے ایک گونہ اطمینان رہے) آپؐ نے فرمایا: بلال! کیا تمہیں اس کا ڈر نہیں ہے کہ کل قیامت کے دن آتش دوزخ میں تم اس کی تپش اور سوزش دیکھو۔ اے بلال! جو ہاتھ پاس آئے اس کو اپنے پر اور دوسروں پر خرچ کرتے رہو اور عرش عظیم کے مالک سے قلت کا خوف نہ کرو (یعنی یقین رکھو کہ جس طرح اس نے یہ دیا ہے آئندہ بھی اسی طرح عطا فرماتا رہے گا' اس کے خزانہ میں کیا کمی ہے' اس لئے کل کے لئے ذخیرہ کی فکر نہ کرو)۔

تشریح:

حضرت بلال رضی اللہ عنہ اصحاب صفہ میں سے تھے' جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی متوکلانہ زندگی کا طریقہ اپنایا تھا' ان کے لئے مستقبل

کے واسطے غذا کا ذخیرہ کرنا بھی مناسب نہ تھا اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ ہدایت فرمائی۔ اگر چہ عام لوگوں کے لئے یہ بات بالکل جائز ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض صحابہ کرامؓ کو بھی اس سے روکا تھا کہ وہ اپنا سارا مال راہ خدا میں خرچ کردیں اور گھر والوں کے لئے کچھ نہ رکھیں لیکن صحابہ کرامؓ میں جن حضرات نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب صفہ والی خالص توکل کی راہ اپنائی تھی ان کے لئے اس طرز عمل کی گنجائش نہ تھی:

"جن کے رتبے ہیں سوا ان کے سوا مشکل ہے"

حدیث کے آخری فقرے میں اشارہ ہے کہ اللہ کا جو بندہ خیر کی راہوں میں ہمت کے ساتھ صرف کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی عطا میں کبھی کمی نہ پائے گا۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کعبہ کے سائے میں اور اس کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے آپؐ نے جب مجھے دیکھا تو فرمایا: رب کعبہ کی قسم! وہ لوگ بڑے خسارے میں ہیں؟ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! کون لوگ ہیں جو بڑے خسارے میں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: وہ لوگ جو بڑے دولت مند اور سرمایہ دار ہیں ان میں سے وہی لوگ خسارے سے محفوظ ہیں جو اپنے آگے پیچھے اور دائیں اور بائیں (ہر طرف خیر کے مصارف میں) اپنی دولت کشادہ دستی کے ساتھ صرف کرتے ہیں مگر دولت مندوں اور سرمایہ داروں میں ایسے بندے بہت کم ہیں۔ (بخاری و مسلم)

تشریح:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فقر کی زندگی اختیار کر رکھی تھی اور ان کے مزاج اور طبیعت کے لحاظ سے بھی ان کے لئے بہتر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب وہ حاضر ہوئے تو آپؐ نے ان کے اطمینان خاطر کے لئے بیان فرمایا کہ دولت مندی اور سرمایہ داری جو بظاہر بڑی نعمت ہے دراصل کڑی آزمائش بھی ہے اور صرف وہی بندے اس میں کامیاب ہو سکتے ہیں جو اس سے دل نہ لگائیں اور پوری کشادہ دستی کے ساتھ دولت کو خیر کے مصارف میں خرچ کریں جو ایسا نہ کریں گے وہ انجام کار بڑے خسارے میں رہیں گے۔

صدقہ کی خاصیت اور برکت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بُری موت کو دفع کرتا ہے۔

تشریح:

جس طرح دنیا کی مادی چیزوں جڑی بوٹیوں تک کے خواص اور اثرات ہوتے ہیں اسی طرح انسانوں کے اچھے بُرے اعمال اور اخلاق کے بھی خواص اور اثرات ہیں جو انبیائے کرام علیہم السلام کے ذریعہ ہی معلوم ہوتے ہیں۔ اس حدیث میں صدقہ کی دو خاصیتیں بیان کی گئی ہیں: ایک یہ کہ اگر بندے کی کسی بڑی لغزش اور معصیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا غضب اس کی طرف متوجہ ہو تو صدقہ اس غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے اور اس کی وجہ سے بندہ بجائے اللہ کے غضب اور ناراضی کے اس کی رضا اور رحمت کا مستحق بن جاتا ہے اور دوسری خاصیت یہ ہے کہ وہ بُری موت سے آدمی کو بچاتا ہے (یعنی صدقہ کی برکت سے اس کا خاتمہ اچھا ہوتا ہے) دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اس طرح کی موت سے بچاتا ہے جس کو دنیا میں بُری موت سمجھا جاتا ہے۔ (واللہ اعلم)

☆☆..........☆☆

اسلام سے بغاوت کا نام مرزائیت ہے

مانسہرہ (پ ر) اسلام سے بغاوت کا نام مرزائیت ہے۔ پاسپورٹ پر فوراً مذہب کا خانہ بحال کیا جائے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو مرزائی نبی کے مقابلہ میں لائے کوئی مسلمان اس بات کو برداشت نہیں کرسکتا ہر مسلمان کے اندر غیرت ایمانی موجود ہے۔ نبی کریمؐ کی وفات پر صحابہ کرامؓ کے دل اداس تھے۔ ان خیالات کا اظہار جامع مسجد صدیق اکبر مانسہرہ کے خطیب مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی نے جمعہ کے روز بہت بڑے سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ دل کا سکون ذکر الٰہی و درود و سلام کی وجہ سے سکون پاتا ہے۔ وفات رسولؐ کا سن کر ایک صحابی کا دل بیٹھا اور وفات پاگئے۔ ایک صحابی نے وفات کا سنا تو آنکھوں کی روشنی گم کرگئے۔ حضرت عمرؓ جیسے عظیم انسان جذبات میں آکر اعلان کرگئے جو وفات رسولؐ کا کہے گا سر قلم کردیا جائے گا۔ حضرت عثمانؓ ایسے پریشان ہوئے کہ خاموش ہوکر بیٹھ گئے آنے جانے والوں کا کوئی پتہ نہیں چل رہا تھا۔ حضرت بلالؓ مدینہ پاک کو چھوڑ کر دمشق چلے گئے کئی عرصہ کے بعد خواب میں حضورؐ کی زیارت کی اور فرمایا بلالؓ مدینہ کیوں نہیں آتے؟ حضرت بلالؓ مدینہ تشریف لائے تو حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے حکم پر اذان دی جب "اشہد ان محمد رسول اللہ" کے مبارک الفاظ زبان پر آئے تو بے ہوش ہوکر گرگئے۔ ہمارے دل بیمار ہیں ان کا علاج اللہ کا ذکر ہے درود وسلام بھی ذکر کی ایک مبارک قسم ہے۔ اس وقت سب لوگوں کے دل اداس ہیں ان کو سکون اللہ کی یاد سے حاصل ہوگا۔ مسلمان عشق و وفا کے پیکر بن کر اپنے رب کو راضی کریں زندگی کا کوئی پتہ نہیں کب چراغ گل ہوجائے۔ انہوں نے عوام سے قرارداد منظور کرائی کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے۔

قرآن کی تاثیر

ترجمہ: مسعود حسن حسنی

☆.....قرآن اللہ کا کلام ہے اور وہ مکمل طور پر نصیحت و موعظت اور قصص کے ان پہلوؤں کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے جو لوگوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ ہیں' اس کے کلام الٰہی ہونے پر شک کرنے والا کافر ہے' قرآن کریم جہاں امراض باطنی کے لئے دوا ہے وہیں امراض ظاہری کے لئے بھی شفاء کا ذریعہ ہے' مفسرین کی رائے اس سلسلہ میں بہت واضح ہے' لیکن مذکورہ مضمون میں کچھ ایسے واقعات نقل کئے ہیں' جن سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم میں ایک خاص تاثیر ہے جو مسلم اور غیر مسلم دونوں کے قلوب محسوس کرتے ہیں۔

☆.....دو آدمی تجارت کی غرض سے تھائی لینڈ گئے' اور وہ دونوں سامان کے حصول میں مشغول تھے' اسی دوران نماز کا وقت ہوگیا' ان میں سے ایک امامت کے لئے آگے بڑھا اور دوسرے نے اس کی اقتداء کی' نماز مکمل کرنے کے بعد انہوں نے اس جگہ پر ایک ایسے شخص کو پایا جو ان کی تلاوت کے بارے میں جاننا چاہتا تھا' ان دونوں نے اسے بتایا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے' اور جو اس نے سنا ہے وہ قرآن تھا' اس شخص نے کہا کہ باوجودیکہ میں اس کلام کو نہیں سمجھ سکا' لیکن اب تک جو کچھ میں نے سنا ہے یہ کلام ان سب سے میٹھا ہے (تاثیر رکھتا ہے) انہوں نے اسے بتایا کہ یہاں کیسٹ ملتے ہیں وہ جو چاہے سن سکتا ہے' اور اس کو بہت امید دلائی کہ وہ اس کے سننے کے لئے کیسٹ کا ایک مجموعہ اسے بھیج دیں گے۔

☆.....ایک عرب ملک کی راجدھانی میں اٹلی کی ایک ہیروئن فلم کی شوٹنگ کے لئے آئی' ایک دن اس نے شیخ محمد رفعت کا کیسٹ سنا' وہ ٹھہر گئی' اور پھر ہوٹل کے ذمہ داروں کے پاس گئی اور پوچھا یہ آواز کس کی تھی؟ اس نے کہا: اس نے اپنی زندگی میں اتنی دلنشیں آواز کبھی نہیں سنی تھی' جتنی کہ آج سنی اور اس آواز نے اس کو اتنا متاثر کیا کہ وہ اسلام لے آئی (اس نے اسلام قبول کرلیا)۔

☆.....جاپان کے ایک سفیر کی بیوی ایک عرب ملک گئی' اس نے کہا کہ اس ملک میں جو چیز سب سے زیادہ اپنے اندر جمال کے پہلو کو لئے ہوئے ہے وہ اذان اور قرآن کی تلاوت ہے' اور وہ اس معاملہ میں خوش قسمت ہے کہ وہ دن میں پانچ مرتبہ اذان اور روزانہ قرآن سنتی ہے' لیکن اسے اس بات کا افسوس ہے کہ وہ ان کے معانی نہیں سمجھتی' اس کے لئے وہ عربی زبان سیکھنا چاہتی ہے تا کہ عربی کے معنی و مفہوم کو سمجھ سکے'

نعمان عبدالرزاق السامرائی

بعض عیسائی پادری قرآن سنتے ہیں اور روتے ہیں۔

بعض مسلمان ڈاکٹروں نے کوشش کی کہ قرآن کی تاثیر معلوم کریں' انہوں نے ایک مسلمان کے سامنے قرآن شریف کا کیسٹ بجانا شروع کیا' اور اس کے دل پر آلہ رکھ دیا' تا کہ دل کی حالت کا اندازہ کیا جائے' اس سے ان کو اندازہ ہوا کہ تلاوت کے دوران کی نبض کی کیفیت تلاوت سے پہلے کی کیفیت سے مختلف تھی' پھر اس طرح کا تجربہ چند عیسائیوں پر کیا' اس لئے کہ ان کو معلوم تھا کہ مسلمان متاثر ہوتا ہے' کیونکہ اس کا ایمان ہے کہ جو چیز وہ سن رہا ہے وہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے' یہی عمل غیر مسلموں پر کیا گیا' نتیجہ وہی نکلا' جب کہ نصاریٰ نہ قرآن سمجھتے ہیں اور نہ عربی زبان سے واقف ہیں نہ ان کا اس پر ایمان ہے۔

اس کے بعد ان لوگوں نے یہ فرض کرلیا کہ انسان جب کلام اللہ کو تجوید سے سنتا ہے تو متاثر ہوتا ہے' اس کی تصدیق کے لئے انہوں نے دوسری عبارتوں کو تجوید کے ساتھ پڑھوا کر قلب کی حالت دیکھی' اس سے وہ اثر نہیں ہوا' معلوم ہوا کہ یہ تاثر صرف قرآن شریف ہی میں ہے' تو اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ انسان چاہے مسلمان ہو یا غیر مسلم جب قرآن سنتا ہے سمجھے یا نہ سمجھے وہ متاثر ہوتا ہے۔

اصل معاملہ یہ ہے کہ خوفزدہ غیر مسلم مسلمان سے امان طلب کرتا ہے تو مسلمان کو اس کی مدد کرنی پڑتی ہے' اور وہ اس سے کہتا ہے کہ کلام اللہ سنئے' بسا اوقات اس کے سننے سے وہ مطمئن ہو جاتا ہے' یا اسلام کی دعوت کا وسیلہ بنتا ہے۔

جو لوگ غیر مسلموں میں دعوتی کام کررہے ہیں' ان کا کہنا ہے کہ جب کسی شخص کو اسلام قبول کرنے میں دشواری ہوتی ہے تو ہم اس کے سامنے قرآن کی تلاوت کرتے ہیں تو قرآن اس کے اندر نرمی پیدا کردیتا ہے' اور اکثر وہ شخص اسلام قبول کرلیتا ہے۔

☆.....جاپان میں ایک شخص نے اسلام قبول کیا' لیکن اس کی بیوی اور بیٹیوں نے اسلام قبول نہیں کیا' جب عیسائیوں کو اس کا علم ہوا تو وہ اس شخص کی بیٹیوں اور ماں کے پاس گئے اور ان میں اسلام کے بارے میں شبہات پیدا کئے' چنانچہ اس کے بعد باپ چند داعیوں کو لے کر ان کے پاس آیا تو بیٹیوں اور ان کی ماں نے تہمتوں کی برسات کردی' چنانچہ اسی دوران ایک داعی نے تجوید کے ساتھ قرآن پڑھنا شروع کردیا' تو تمام لوگ مطمئن ہوگئے اور ماں بیٹیوں نے تنہائی کا مطالبہ کیا اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد سب کے سب مسلمان ہوگئے' باپ خوشی سے اچھل پڑا اور نعرہ لگایا کہ یہ محض قرآن کریم کی برکت سے ہے۔

یہ راز ہے قرآن کی برکت و عظمت اور اس کے کلام الٰہی ہونے کا' اس لئے لوگوں کو چاہئے کہ گھروں اور اپنی گاڑیوں میں قرآن سنیں اور اس کی تعلیمات پر عمل کریں۔

☆☆.........☆☆

دوسری اور آخری قسط

مرزا قادیانی کے دعوے

عقل و خرد کی کسوٹی پر

اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا نیا یا پرانا اور قرآن کا ایک شعشہ یا نقطہ منسوخ نہیں ہوگا۔ (نشان آسمانی)

ایسا ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لا نبی بعدی کہہ کر کسی نئے نبی یا دوبارہ آنے والے نبی کا قطعاً دروازہ بند کر دیا۔ (ایام الصلح ص:۱۵۲)

مرزا قادیانی کے یہ دلائل پڑھ کر کوئی بھی سلیم الفطرت آدمی تمام مسلمانوں کے متفق علیہ عقیدہ پر ذرا بھی شک نہیں کر سکتا۔ مگر یہ راز بھی جاننا ضروری ہے کہ جیسا کہ اوپر مذکور ہے کہ مرزا قادیانی نے ایک نہیں پورے سو مختلف دعوے فرمائے اور ہر دعوے سے پہلے اس کی فضا سازگار کی۔ اسی حوالے سے مرزا قادیانی کے اوپر تحریر شدہ دلائل موصوف کے دعویٰ نبوت و رسالت سے پہلے کے ہیں۔ اس کے بعد ۱۹۰۸ء کے لگ بھگ اپنے کفریہ دعویٰ کا اظہار فرما کر واصل جہنم ہوئے اور نبوت کے دعوے کے لئے انہوں نے اپنے اوپر والے دلائل کا خود بڑے زور سے رد کیا بلکہ خلیفہ محمود قادیانی کے مضمون میں مندرجہ دلائل کو بھی توڑا اور خود کو مستقل، مکمل اور تشریعی نبی ظاہر کر کے پوری امت مسلمہ کے متفقہ عقیدہ ختم نبوت کی دھجیاں بکھیر کر اپنی اور جملہ معاونین و متعلقین کی عاقبت خراب کی۔

مرزا قادیانی کہتا ہے:

☆...... ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔'' (ص:۱۲۷، ملفوظات حضرت مسیح موعود از نومبر ۱۹۰۷ء تا ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء)

☆...... ''ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں، اسی لئے ہم نبی ہیں، امر حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا اخفانہ رکھنا چاہئے۔'' (ص:۱۲۸،

سید شجاعت علی گیلانی

ملفوظات از نومبر ۱۹۰۷ء تا ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء)

☆...... ''میری وحی میں امر بھی ہے نہی بھی، اس لئے میں شریعت والا نبی ہوں۔'' (اربعین نمبر۴)

☆...... ''میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا اور میرا نام نبی رکھا۔'' (تتمہ حقیقۃ الوحی ص:۶۸)

مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کی پکی تصدیق ان کے فرزند ارجمند اور ان کے خلیفہ ثانی مرزا بشیر الدین محمود نے اپنی کتاب حقیقۃ النبوت میں یوں فرمائی ہے:

''لیکن نبی کی حقیقی تعریف کا علم ہوا تو آپ (مرزا قادیانی) نے جان لیا کہ وہ لوگ میرے مقام تک نہیں پہنچے اور محدث نہیں بلکہ نبی ہوں۔'' (حقیقۃ النبوۃ ص:۱۳۰)

''پس شریعت اسلام نبی کے جو معنی کرتی ہے، اس کے معنی سے حضرت مسیح موعود ہرگز مجازی نبی نہیں، بلکہ حقیقی نبی ہیں۔'' (حقیقۃ النبوت ص:۱۷۴)

اس کے علاوہ رسالہ الحکم قادیان مورخہ ۲۱/اپریل ۱۹۰۴ء میں یہ گواہی دی ہے کہ خدا تعالیٰ نے صاف لفظوں میں آپ کا نام نبی اور رسول رکھا اور کہیں بروزی اور ظلی نہ کہا۔ پس ہم خدا کے حکم کو مقدم کریں گے۔

بشیر الدین محمود القول الفصل کے صفحہ ۱۲ پر لکھتے ہیں کہ تمام کمالات نبوت اس میں اس حد تک پائے جاتے ہوں، جس حد تک نبیوں میں پائے جانے ضروری ہیں تو میں کہوں گا کہ ان معنوں کی رو سے حضرت مسیح موعود نبی تھے۔

اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے یہ کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، تو میں اسے کہوں گا کہ تو جھوٹا ہے۔ (انوار خلافت صفحہ ۳۲)

اب آئیے عقیدۂ ختم نبوت پر:

اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسانوں کی رشد و ہدایت کے لئے سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور پھر یہ سلسلہ حضرت محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم پر مکمل طور پر ختم کر دیا۔ گویا آپ سلسلہ نبوت و رسالت میں آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ کو وہ سب کچھ عطا فرمادیا جو قیامت تک کے انسانوں کی ہدایت اور رہبری کے لئے کافی تھا۔ آپ کو "کافة للناس بشیراً و نذیراً" کہا گیا اور پھر آپ کی زبان سے "یا ایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعا" کہلوایا گیا۔ آپ پر تکمیل دین اور اتمام نعمت کا اعلان سورۂ مائدہ میں فرمایا۔ آپ کا اسوہ حسنہ سب کے لئے ہونا' آپ کی ختم نبوت کی گواہی ہے۔ ارشاد ہے: "لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنه" آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں' آپ کے بعد کسی نبی اور رسول کی کسی حوالے سے کوئی گنجائش نہیں۔

آیئے قرآن مجید کے بعد بالاتفاق سب سے صحیح کتاب صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۵۰۱ کھولئے۔ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری اور مجھ سے قبل کے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک نہایت خوبصورت عمارت بنائی' مگر اس کے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہنے دی' لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے' عمارت کی بہت تعریف کرتے مگر کہتے کہ اس خالی جگہ پر اینٹ کیوں نہ لگائی؟ فرمایا: وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔ یہ حدیث بخاری کے ساتھ مسلم نے بھی روایت کی ہے' گویا متفق علیہ ہے۔

مسلم اور بخاری کی ایک روایت ہے کہ بنی اسرائیل کی قیادت انبیاء کرتے تھے' جب کوئی نبی دنیا سے چلا جاتا تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

ترمذی کی روایت کردہ حدیث رسالت اور نبوت ختم ہو چکی ہے' میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ کوئی نبی۔

ابوداؤد کی روایت: میری امت میں تیس کذاب ہوں گے' جن میں ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا' حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں' میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ ذخیرہ حدیث میں دو سو سے زیادہ احادیث اس مسئلے کو ثابت کرتی ہیں کہ آپ آخری نبی ہیں۔ قرآن مجید میں ابتداء میں ایک ایسی وضاحت ہے جو کہ درحقیقت ایمانیات کا حصہ ہے۔ سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات میں ایمان بالغیب اور اقامت الصلوٰۃ کے بعد ارشاد ہے: "وما انزل الیک وما انزل من قبلک" آیت کے اس حصے میں یہ وضاحت فرمادی کہ آپ کے بعد قطعاً کسی وحی یا صحیفے کی کوئی گنجائش نہیں اور نہ ہی کوئی نبی یا رسول ہوگا۔ اس کے علاوہ کتنی ہی آیات میں من قبلک کا ذکر قرآن اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے موجود ہے اور ہر جگہ بعد کی صراحتاً نفی نظر آتی ہے' (اگر کوئی بینا ہو)۔

قرآن کی ایک اور وضاحت حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ہر نبی کے بعد میں آنے والے انبیاء کا تذکرہ ان کی زبانی قرآن نے نقل کیا ہے۔ سب کے بعد انبیاء کی آمد کی بشارت ہے مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد صرف ایک نبی کا ذکر ہے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے ساتھ صرف پہلے انبیاء کا ہی ذکر ہے۔ اسی لئے کہ آپ کے بعد سلسلہ رسالت و نبوت مکمل ہو چکا۔ ملاحظہ ہو قرآن کی چند آیات:

"یہ وہ لوگ ہیں' جن پر انعام کیا اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں میں آدم کی اولاد میں (یعنی آدم کے بعد انبیاء ہوں گے)۔" (سورۂ مریم: ۵۸)

"ہم نے وحی بھیجی تیری طرف جیسے وحی بھیجی نوح پر اور ان نبیوں پر جو اس کے بعد ہوئے۔ (یعنی نوح کے بعد انبیاء ہوئے)۔" (سورۂ نساء: ۱۶۳)

"اور دیا ہم نے اس کو اسحاق اور یعقوب اور رکھ دی اس کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب۔" (سورۂ عنکبوت: ۲۷)

"اور بے شک دی ہم نے موسیٰ کو کتاب اور پے در پے بھیجے اس کے پیچھے رسول (حضرت موسیٰ کے بعد پے در پے رسول آئے)۔" (سورۂ بقرہ: ۸۷)

"اور جب کہا عیسیٰ بن مریم نے اے بنی اسرائیل میں بھیجا ہوا آیا ہوں اللہ کا تمہارے پاس یقین کرنے والا اس پر جو مجھ سے آگے ہے توریت اور خوشخبری سنانے والا ایک رسول کی جو آئے گا میرے بعد اس کا نام احمد۔"

(سورۂ صف: ۵)

"اور محمد تو ایک رسول ہے جو ہو چکے اس سے پہلے بہت رسول (عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ایک رسول اور دیگر تمام انبیاء اور رسول محمدؐ سے پہلے تھے)۔" (سورۂ آل عمران: ۱۴۴)

"اسی طرح تجھ کو بھیجا ہم نے ایک امت میں گزر چکی ہیں اس سے پہلے بہت امتیں۔" (سورۂ رعد: ۳۰)

قرآن و حدیث کی ان واضح گواہیوں کے بعد اور کسی دلیل کی ضرورت باقی نہیں رہتی اور جیسا کہ

اوپر ذکر ہو چکا' قرآن میں اسی طرح کی سو سے زائد دلیلیں روز روشن کی طرح مرزا قادیانی کے فریب کو واضح کرتی ہیں' تاہم مرزا حنیف محمود قادیانی نے جن تنکوں کا سہارا لیا کے متعلق تھوڑی سے گفتگو لابدی ہے۔ انہوں نے لفظ خاتم کو زبر کے ساتھ پڑھا اور اس کے معنی اعلیٰ کے سمجھے۔ اگر ان کی بات درس تسلیم کر لی جائے تو افضل مراد ہوگا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا افضل ہونا روز روشن کی طرح واضح ہے مگر مذکورہ بالا دلائل اور دیگر تصریحات کی روشنی میں آپ کے افضل ہونے کی وجہ سے آخری نبی اور رسول ہونے میں قطعاً کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس کے علاوہ خود مرزا قادیانی اپنی نبوت کے جھوٹے دعوے سے بہت عرصہ پہلے اسی بات کے قائل تھے کہ آپ آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد نبوت و رسالت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہے۔ (ازالہ اوہام جلد دوم ص:۵۱۱)

لہٰذا خاتم کو اگر افضل کے معنی میں بھی لیا جائے تو عقیدۂ ختم نبوت میں کوئی فرق نہیں آئے گا اور آپ کے افضل ہونے سے قطعاً آپ کے بعد نبوت کے دروازے کا قفل نہیں کھل سکتا۔ اس تصریح کے بعد اب آیئے اہل لغت اور علماء کے دروازے پر کہ وہ لفظ خاتم کی کیا وضاحت کرتے ہیں۔

اسلاف کے نزدیک سورۂ احزاب میں لفظ خاتم النبیین کی ہر دو قرأت مشہور ہیں۔ ایک طبقہ (ت) کی زبر کے ساتھ خاتم پڑھتے ہیں جو اسم کے طور پر استعمال ہوتا ہے' جس کے معنی آخری کے ہیں دوسری قرأت (ت) کی زیر کے ساتھ ہے جو بطور فاعل کے ہے اور وہ ختم کرنے والے کے معنی میں آتا ہے۔ (ملاحظہ ہو معالم التنزیل از امام بغوی ج ۴ ص ۲۱۸)

مشہور عربی لغت لسان العرب دیکھئے خاتم (ت) کی زبر کے ساتھ ختم کرنے کے معنی میں آتا ہے۔ (ختم اللہ علی امرہ بالخیر) ہر شے کے اختتام کو خاتم کہتے ہیں۔ اس کی جمع خواتم ہے۔

یہ ایک جھلک ہے' حقیقت یہ کہ جملہ لغات اور تفاسیر میں اس آیت کے ذیل میں خاتم دونوں کے معنی نبوت اور رسالت کے اختتام پذیر ہونے کے ہی ہیں اور (ت) کی زبر یا زیر سے نبوت کا دروازہ نہیں کھل سکتا' جب احادیث میں اس پر پکی مہر لگا دی تو پھر گنجائش تلاش کرنا محض حماقت ہی ہے۔

آخری گزارش یہ ہے کہ مرزا قادیانی اور اس کی جھوٹی امت کا کفر شرعاً بالاجماع ثابت ہے۔ آئین میں ان کو ان کی دلیلیں سننے کے بعد معزز ممبران قومی اسمبلی نے بہ ہوش وحواس بالاتفاق کافر قرار دے دیا ہے اور اس کے بعد ضروری قانون سازی بھی موجود ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان کی سب سے بڑی عدالت نے اتمام حجت کے لئے پوری بحث تمحیص کے بعد ان کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے اب اخباری بیان کے ذریعے تنکے کا سہارا لینے کی بجائے حق کو تسلیم کریں اور مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا برملا انکار کر کے خود کو مسلمانوں کے زمرے میں شامل کروا کر نجات اخروی کا ذریعہ بنائیں۔ خداوند کریم ہدایت کی توفیق دے۔ آمین۔

☆☆……☆☆

عقیدۂ ختم نبوت امت مسلمہ کے لئے انعام خداوندی ہے' عقیدۂ ختم نبوت نہ ہوتا تو امت مسلمہ تقسیم ہو جاتی: علماء

گمبٹ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فاروق اعظمؓ چوک شیخ محلہ گمبٹ کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا' جس کی صدارت حکیم عبدالواحد بروہی نے کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مقامی ناظم اعلیٰ عبدالسمیع شیخ نے کہا عقیدۂ ختم نبوت امت مسلمہ کے لئے انعام خداوندی ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت نہ ہوتا تو امت مسلمہ تقسیم ہو جاتی اور انہوں نے کہا کہ اگر رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی قیامت کے دن شفاعت حاصل کرنی ہے تو پھر ایک ہی راستہ ہے کہ قادیانیوں سے ہر قسم کے تعلقات کو ختم کرنے کا صدق دل سے آج ہی فیصلہ کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ محبت کا ثبوت دیجئے۔ اجلاس سے شعبہ نشر و اشاعت کے انچارج پروفیسر عبداللطیف شیخ نے اپنے بیان میں کہا: ناموس رسالت کا تحفظ ہمارا مشن ہے' انہوں نے مزید اپنے بیان میں کہا کہ ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم جس میں پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا' اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا تھا مگر حکومت نے پھر سازش کے تحت پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ ختم کر کے امت مسلمہ کے دینی جذبات کو مجروح کرنے کی کوشش کی ہے۔ عبداللطیف شیخ نے کہا کہ قادیانیوں نے ابھی تک آئین پاکستان کو تسلیم ہی نہیں کیا۔ قادیانیوں کو آئین کا مکمل پابند بنایا جائے' انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کی بنیاد اور ایمان کی روح ہے' اسلام میں کسی قسم کی تاویل کی گنجائش نہیں اجلاس کے آخر میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے ورنہ تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔

حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی سیاسی و تبلیغی خدمات

مولانا محمد عبدالرحمٰن جامی جلالپوری

حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ ان جانبازوں میں سے ایک تھے' جنہوں نے اسلام کی سربلندی کے لئے مال اور جان کی قربانی سے کبھی دریغ نہیں کیا۔ آپ اس قافلے کے ایک فرزند تھے' جس نے آزادی حاصل کرنے کے لئے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں پہنیں۔ آپ ان رہنماؤں میں سے تھے جنہوں نے سخت نامساعد حالات میں فرنگی کو للکارا اور اس کے اقتدار کو زیروزبر کرنے کے لئے میدان میں نکلے۔ حضرت مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم نے اس قسم کے لوگوں کے متعلق فرمایا ہے:

بان گروہے کہ از ساغر وفا مستند

سلام مابر سانید ہر کجا ہستند

ان کے بارے میں ان کے ایک رفیق نے کتنی صحیح بات کہی کہ: "وہ ان لوگوں میں سے تھے جنہیں ان کی نیکیاں صلحائے امت میں بٹھاتی اور ان کی سیرتوں کو دوسروں کے لئے نمونہ بنا دیتی ہیں۔"

آپ قریب ۷۵ سال قبل رائے پور ارائیاں (جالندھر) میں ایک مخلص و دیندار زمیندار گھرانہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد مرحوم جناب حاجی محمد ابراہیم صاحبؒ مسلک اہل حدیث سے تعلق رکھتے تھے اور متقی انسان تھے۔ ان کی خواہش تھی کہ بچے کو دینی علوم پڑھائے جائیں۔ چنانچہ رائے پور گجراں (جالندھر) کے جامعہ رشیدیہ میں آپ کو داخل کرایا گیا۔ اس مدرسہ میں آپ نے حضرت مولانا خیر محمد صاحبؒ اور مفتی فقیر اللہ صاحبؒ جیسے نابغہ روزگار اساتذہ سے کسب فیض کیا۔ قدرت نے آپ کو بہترین صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ نتیجتاً آپ اساتذہ کی شفقت کا مرکز بن گئے' بعدازاں آپ کو مدرسہ عربیہ میکلوڈ گنج بہاول نگر میں داخل کرایا گیا اور آخر میں آپ عالم اسلام کی عظیم دینی یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے۔ یہاں اس وقت حضرت علامہ سید انور شاہ کشمیریؒ بھی موجود تھے' دارالعلوم دیوبند ایک علمی مرکز ہونے کے ساتھ ساتھ تربیت دینی کا بھی خاص مرکز تھا۔

حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ خود فرماتے تھے کہ انگریز کے خلاف نفرت میرے ذہن میں قیام دارالعلوم دیوبند کے زمانہ میں پیدا ہوئی اور فراغت کے بعد یہ عالم تھا کہ آپ ہر اس شخص سے نفرت کرتے جو انگریز کا کسی بھی درجہ میں خیر خواہ ہوتا۔ آپ نے خود ارشاد فرمایا کہ دارالعلوم سے فراغت کے بعد تمام طلبہ کو حضرت شاہ صاحبؒ نے علیحدہ علیحدہ بلا کر نصیحت کی' مجھے فرمایا:

"پنجاب میں مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے مسلمانوں کو مرتد بنانے کی مہم شروع کر رکھی ہے۔ اس کے خلاف جہاد زندگی کا مشن بنالو۔"

حضرت شاہ صاحبؒ کی نگاہ دوررس نے کتنا بہتر انتخاب کیا اور پھر حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے کس طرح استاد کی نصیحت پر عمل کیا؟ اس کا جواب حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی سیرت سے ملے گا۔

استاد کی نصیحت پر عمل:

حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے استاد محترم کی نصیحت کے مطابق زندگی بھر فرنگی کے خود کاشتہ پودے کے خلاف بھرپور جہاد کیا۔ اگرچہ اس راستہ میں بیگانوں کی طرف سے راستہ میں کتنی ہی دیواریں کھڑی کی گئیں' لیکن آپ نے اس کام کو "مشن" کی حیثیت دے دی اور بالآخر آپ راہی ملک بقا ہو گئے اور جاتے جاتے اس امانت کو ساتھیوں کے سپرد کر گئے' اب ساتھیوں کا امتحان ہے کہ وہ اس امانت کا کس حد تک تحفظ کرتے ہیں؟ مگر مجھے تو یقین ہے کہ جب تک یہ عالم رنگ و بو قائم ہے۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری' حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی' اور مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمہم اللہ تعالیٰ کے خون جگر سے سینچا جانے والا یہ پودا شاداب رہے گا۔ حفظها الله تعالیٰ۔

دارالعلوم دیوبند سے واپس آ کر حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے ریاست کپورتھلہ کے معروف شہر سلطان پور لودھی میں درس و تدریس کی خدمات سرانجام دیں' تین سال بعد اپنی تمام تر خدمات اپنے استاد حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ کے سپرد کر دیں۔ استاد شاگرد نے مدرسہ خیر المدارس کی بنیاد رکھی' اس مدرسہ کے

لئے حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ دل کی حیثیت رکھتے تھے تو حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ دماغ کی۔ اس مدرسہ کے عروج و ترقی میں آپ کا بڑا دخل ہے۔

تقسیم ملک کے بعد جب حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ جالندھر سے لاہور آ گئے تو آپ انہیں ملتان لائے' اس لئے کہ آپ ۱۹۴۲ء سے جماعت کے حکم پر ملتان میں رہائش پذیر تھے اور یہاں حسین آگاہی کی خطابت کے ساتھ ساتھ مدرسہ محمدیہ کو چلا رہے تھے۔ حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ کے لئے جگہ کا انتخاب کیا۔ مدرسہ محمدیہ' کتب خانہ' فنڈز اور طلبہ تک حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ کے سپرد کر دیئے۔ انہی طلبہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ بھی تھے۔

مدرسہ خیر المدارس کے علاوہ آپ کو ملک بھر کے دینی مدارس کی ترقی سے گہرا لگاؤ تھا۔ منتظم حضرات کو مناسب مشورے دینا' ان کے دکھ سکھ میں شریک ہونا' ان کا اصول تھا' ایک سابقہ حکومت نے جب مدارس کے سلسلے میں انتہائی قدم اٹھانے کا تہیہ کیا تو حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے سب حضرات کو جمع کر کے ''وفاق المدارس العربیہ پاکستان'' کے نام سے مدارس اسلامیہ کی تنظیم قائم کرائی تاکہ مل جل کر دفاع کیا جا سکے۔ اس تنظیم کے ناظم اعلیٰ شروع میں مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ تھے۔

سیاسی زندگی کی ابتداء:

آپ کی سیاسی زندگی کا آغاز ۱۹۳۶ء سے ہوا۔ اس کے بعد آخر تک سیاسی' قومی اور ملی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جب آپ نے خارزار سیاست میں قدم رکھا تو یہ وقت بڑا نازک تھا' لیکن آپ نے نتائج سے بے نیاز ہو کر مرد قلندر و مجاہد ہونے کا ثبوت مہیا کیا۔ شاید شاعر نے آپ ہی جیسے لوگوں کے لئے کہا ہے:

جلادو پھونک دو سولی چڑھا دو خوب سن رکھو
صداقت چھپ نہیں سکتی جب تک جان باقی ہے

بے پناہ خلوص اور فہم و تدبر کے نتیجہ میں آپ نے بہت جلد احرار کے صف اول کے رہنماؤں کا اعتماد حاصل کر لیا' زندگی میں باضابطہ طور پر آپ نے صرف دو جماعتوں میں کام کیا: مجلس احرار اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت' باقی اور دینی جماعتوں سے ہمیشہ ہی دلچسپی رہی اور ان کا ہاتھ بٹاتے رہے۔

حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کو مجلس احرار اسلام جالندھر' ملتان اور پنجاب کا صدر ہونے کے ساتھ ساتھ آل انڈیا احرار ورکنگ کمیٹی کا ممبر ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر و ناظم اعلیٰ کے انتہائی ذمہ دارانہ عہدوں پر آپ فائز رہے۔ جونہی آپ احرار میں شامل ہوئے تو مجلس نے فوجی بھرتی کے بائیکاٹ کا پروگرام بنایا۔ اس سلسلہ میں ملک بھر میں اجتماعات ہوئے۔ اس موقعہ پر جن احرار رہنماؤں نے انتہائی بے جگری کا مظاہرہ کیا ان میں آپ بھی تھے' اس سلسلہ میں آپ گرفتار ہوئے' مجسٹریٹ نے عدالت میں سوال کیا کہ مولانا آپ کے رشتہ دار کون کون ہیں اور کہاں کہاں قیام پذیر ہیں؟ تو حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے فرمایا کہ میرا ہر وہ شخص رشتہ دار ہے جو فرنگی کا دشمن ہے خواہ وہ کہیں بھی مقیم ہو' اس جرم حق گوئی کی پاداش میں سزائے سہ سالہ کا حکم ہوا' یہ ایام اسیری گجرات' جالندھر اور امرتسر میں بسر ہوئے۔ یہ آپ کی پہلی جیل تھی' اس جیل کے دوران آپ کے دو سگے بھائی یکے بعد دیگرے دنیا سے رخصت ہوئے' لیکن مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کے پائے استقامت میں لغزش نہ آئی۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

علماء کنونشن:

تقسیم ملک کے بعد ۱۹۵۲ء میں حکومتی حلقوں کے چیلنج کا جواب دینے کی غرض سے کراچی میں مسلم فرقوں کے ۳۱ نمائندہ علماء کا کنونشن ہوا' جس میں مشہور عالم ۲۲ نکات مرتب ہوئے جو ایک صحیح اسلامی آئین کی بنیاد ہیں۔ فی الوقت صرف جمعیت علمائے اسلام ہی ایک ایسی جماعت ہے جو ان نکات سے اپنی وابستگی کا مظاہرہ کر رہی ہے اور ان پر زور دے رہی ہے۔ اس اجتماع میں اپنی جماعت کی نمائندگی آپ نے کی اور اس جماعت کو کامیاب بنانے میں موثر کردار ادا کیا۔ تقسیم ملک کے بعد حضرت امیر شریعتؒ نے ملکی سیاسیات سے علیحدگی کا فیصلہ کیا تو ساتھیوں کا اجتماع اپنے مکان پر بلایا اور انہیں اپنے فیصلہ سے آگاہ کیا' لیکن حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے اجازت دی کہ اگر کوئی ساتھی سیاسی کام کرنا چاہئیں تو شوق سے کریں۔ میں اشاعت و تبلیغ اسلام کے ساتھ ساتھ فتنہ ارتداد کی سرکوبی کروں گا۔ جناب شیخ حسام الدینؒ' جناب ماسٹر تاج الدین اور نوابزادہ نصر اللہ خان نے سیاسی کام کا فیصلہ کیا۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ' مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی اور مولانا لال حسین اختر رحمہم اللہ تعالیٰ کو اپنے ساتھ رکھا۔ جناب شیخ حسام الدینؒ نے بہتیری کوشش کی کہ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ انہیں مل جائیں' لیکن حضرت امیر شریعتؒ کا ایک ہی جواب تھا کہ بھائی محمد علی آپ کو مل جائیں تو میں اپنے ساتھ کیا رکھوں گا؟

چنانچہ اس موقعہ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد رکھی گئی' جس کے امیر حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ منتخب ہوئے۔ حضرت شاہ جیؒ کے بعد مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ امیر منتخب ہوئے' حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ بدستور اس عہدہ پر فائز رہے۔

حضرت قاضی صاحبؒ کے بعد حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ امیر ثالث مقرر ہوئے جبکہ حضرت مولانا لال حسین اخترؒ ناظم اعلیٰ اور پھر حضرت مولانا لال حسین اخترؒ امیر اور حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ ناظم اعلیٰ تھے' ابتداء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے تیس روپے ماہوار پر ایک مکان کرایہ پر لیا اور حضرت مولانا محمد حیاتؒ فاتح قادیان کی خدمات حاصل کی گئیں۔

مرحوم اکابرین حضرات کی دوسری خواہش تھی کہ بیرون پاکستان بالخصوص یورپ میں جماعتی کام ہو تا کہ مرزائیت کے خلاف وہاں کام ہو سکے۔ اس مقصد کے لئے حضرت مولانا لال حسین اخترؒ کو مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے اپنی زندگی میں یورپ بھیجا' تین سال کے قریب آپ نے بیس سے زائد ممالک کا دورہ کیا' جن میں برطانیہ' امریکا' مغربی جرمنی اور جزائر فجی بھی شامل ہیں۔ اس دورہ سے ایوان ہائے باطلہ میں کھلبلی مچ گئی' عیسائیوں اور مرزائیوں سے مناظرے ہوئے' جن میں انہیں شکست فاش ہوئی۔ حضرت مولانا لال حسین اخترؒ کے اس دورہ کے سبب لاکھوں لوگوں کے ایمان محفوظ ہوگئے' کئی لوگ کافر حلقہ بگوش اسلام ہوگئے' کئی مقامات پر مدارس قائم ہوئے' مسلمانوں کی کئی مساجد جن پر اغیار قابض تھے واگزار ہوئیں اور ہڈرسفیلڈ میں ساٹھ ہزار روپیہ سے ایک عمارت خریدی' جس کو یورپ کا مرکزی دفتر بنایا' اس میں دینی لائبریری' دینی مدرسہ وغیرہ بھی قائم کئے' اس سہ سالہ دورہ پر قریب سینتیس ہزار روپے خرچ ہوئے' یہ سب صدقہ ہے امیر ثالث حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کے خلوص و تدبر کا۔

مجلس احرار نے جتنے خطیب پیدا کئے اس کی مثال کسی دوسری جماعت میں ملنی مشکل ہے' احرار و خطابت میں گل و بلبل والا رشتہ ہے اور مجلس کے خطباء میں مرحوم کو امتیازی مقام حاصل ہے۔ بقول جناب بلال زبیریؒ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ پنجاب کے ابوالکلام تھے۔ قدرت نے افہام و تفہیم کا جو ملکہ آپ کو عطا کیا تھا وہ کم ہی لوگوں کے حصہ میں آتا ہے۔ بڑے بڑے دانشور سے لے کر ایک سطحی استعداد کے سامع تک سب یکساں آپ کی تقریر سے محظوظ ہوئے۔ خوش آوازی نام کو نہ تھی۔ اشعار سے واسطہ نہ تھا' لیکن مجمع کا اکھڑنا بھی ناممکنات میں سے تھا۔ بسا اوقات عشاء سے صبح تک برجستہ مدلل تقریر فرمائی۔ سرگودھا کے عوام آج تک اسے یاد کرتے ہیں۔ انتہاء یہ کہ حضرت شاہ صاحبؒ جیسا قادر الکلام خطیب آپ کے سامنے پر ڈال دیتا۔ متعدد بار حضرت شاہ جیؒ نے آپ کے بعد تقریر کرنے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ مولانا محمد علی جالندھریؒ کی تقریر کے بعد اب کسی تقریر کی گنجائش نہیں رہی۔ حضرت شاہ جیؒ کو آپ پر جو اعتماد تھا اس کا اندازہ پہلے کے واقعات سے ہو گیا ہو گا۔ مزید یہ کہ حضرت شاہ جیؒ حضرت جالندھریؒ کو بھائی محمد علی کہتے اور اہم ترین معاملات میں آپ کے بغیر گفتگو نہ فرماتے' وہ حضرت شاہ جیؒ کے رزم و بزم کے ساتھی اور صحیح معنوں میں مزاج شناس تھے۔ امیر شریعت حضرت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ جیسے مردم شناس انسان نے حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی پیشانی میں عظمت و شرافت اور اہلیت و صلاحیت کا جو نور دیکھا تھا اس کے پیش نظر احرار رہنماؤں کے اصرار کے باوصف اپنے ساتھ رکھا اور پھر حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے اعتماد پر جس طرح پورا اترے یہ بھی اسی کا حصہ ہے۔

حضور علیہ السلام کی ختم المرسلین کے تحفظ کی خاطر رات کا چین اور دن کا آرام قربان کرنے والے حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ سلانوالی (سرگودھا) میں تقریر کے دوران دل کے حادثہ کا شکار ہوئے۔ خاصی کشمکش کے بعد قدرے تسکین ہوئی تو ملتان پہنچا دیا گیا' چند دن آرام کے بعد قلم پکڑنے کی طاقت آئی تو احباب کے خطوط کے جواب لکھنے پر ہی اکتفا نہ فرمایا بلکہ جماعتی پروگراموں کی ترتیب اور دفتری امور کی نگہداشت میں مصروف ہوگئے' دو ایک دن یہی کیفیت رہی' حتیٰ کہ پھر جو شدید دورہ پڑا تو وہ جان لیوا ثابت ہوا۔ یہ ۲۱/ اپریل ۱۹۷۲ء کا دن تھا اور اس تھکے ماندے راہ حق کے مسافر نے جان حقیر کا نذرانہ عقیدت بارگاہ ربوبیت میں پیش نظر کرتے ہوئے زبان حال سے کہا:

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

آخری خواہش یہ تھی کہ جنازہ دفتر ختم نبوت سے اٹھے' اللہ تعالیٰ نے یہ خواہش بھی پوری کی اور آپ نے جس پودے کو خون جگر سے سینچ کر پروان چڑھایا تھا۔ اس کی ٹھنڈی چھاؤں تلے "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" قال علیہ السلام "انا خاتم النبیین لا نبی بعدی" کا ورد کرتے ہوئے حیات مستعار کے آخری لمحات پورے کئے اور وہیں سے جنازہ اٹھا۔ جب جنازہ اٹھ رہا تھا تو لاتعداد علماء' صلحاء' ادباء' شعراء' دانشور' سیاسی لیڈر اور ہزاروں عوام پریشان حال اور غمگین تھے۔ جنازہ قلعہ کہنہ پر حضرت مولانا عبدالعزیز رائے پوریؒ نے پڑھایا' بعد ازاں اس قافلہ حریت کے اس نامور سپاہی اور ناموس رسالت کے جی دار محافظ کے جنازے کا جلوس خیر المدارس کی طرف روانہ ہوا۔ آسمان تقویٰ و خطابت کا یہ درخشندہ ستارہ اپنے گرامی قدر استاذ حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ کے پہلو میں ابدی نیند سو گیا۔ حضرت درخواستیؒ' حضرت مولانا شمس الحق اور حضرت مولانا مفتی محمودؒ جیسے یگانہ روزگار مردان وفا نے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے مشن کے امین کو لحد میں اتارا۔

☆☆......☆☆

دارالعلوم دیوبند

غیروں کی نظر میں

مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی

دارالعلوم دیوبند محض ایک دینی مدرسہ اور تعلیمی و ترجیتی ادارہ ہی نہیں بلکہ ایک عظیم دینی، علمی اور اصلاحی تحریک کا عنوان ہے، جس نے ملت اسلامیہ کو فکر ونظر کی طہارت و پاکیزگی، قلب وجگر کو عزم واستقامت اور جسم وجان کو تازگی وتوانائی بخشنے میں قابل قدر خدمات انجام دی ہیں، اقامت دین اور حریت فکر کی یہی ہمہ گیر تحریک آج ''دیوبندیت'' کے نام سے جانی پہچانی جاتی ہے۔

یہ دیوبندیت کوئی جدید مذہب یا فرقہ نہیں بلکہ سلف صالحین سے متوارث قدیم مسلک اہل سنت والجماعت کا ایک متوازن وجامع مرقع ہے، جس میں اہل سنت والجماعت کی تمام شاخیں مربوط اور ہم آہنگ ہوگئی ہیں، شاعر مشرق علامہ اقبال لاہوری سے کسی نے ایک موقع پر پوچھا تھا کہ یہ دیوبندیت کیا چیز ہے یہ کوئی مذہب وفرقہ ہے؟ تو انہوں نے نہایت مختصر مگر جامع الفاظ میں فرمایا کہ ''یہ مذہب ہے نہ فرقہ بلکہ ہر معقول پسند آدمی کا نام دیوبندی ہے'' ایک جملہ میں دیوبندیت کی یہ حقیقت نما تعریف انہیں کے کمال فکر وادب کا حصہ ہے۔

ہندوستان کی سیاسی وثقافتی تاریخ پر نظر رکھنے والے جانتے ہیں کہ سلطنت مغلیہ کے زوال کے دوران ہر قسم کا بگاڑ پیدا ہوگیا تھا، شریعت کی جگہ رسوم نے، عقیدہ کی جگہ توہمات نے اور سیاست کی جگہ سازشوں نے لے لی تھی، علماء دین اور مشائخ ارشاد بھی جن کا معاشرہ کی اصلاح میں اہم کردار رہا ہے، اس عمومی زبوں حالی سے اپنے آپ کو محفوظ نہیں رکھ سکتے تھے اور مسلکی و طبقاتی تشتت وانتشار کا شکار ہوکر ایک دوسرے سے دست وگریباں تھے، فقہاء صوفیوں کو ذہنی اوہام کا اسیر، باطل تخیلات میں گرفتار اور گم کردہ راہ بتاتے تھے اور صوفیاء فقیہوں کو محروم باطن، ظاہر پرست اور ذوق شریعت سے عاری ٹھہراتے تھے، علماء حدیث متکلمین کو عقل کا غلام اور نصوص کتاب وسنت سے بیگانہ کہتے تھے اور علماء کلام محدثین کو لفظی تعبیرات میں گم بندہ ظواہر کا طعنہ دیتے تھے اور اس طبقاتی آویزش میں اس قدر شدت پیدا ہوگئی تھی کہ اس نے باہمی نزاع کی صورت اختیار کرلی تھی اور ہر طبقہ دوسرے کے ابطال بلکہ تکفیر پر آمادہ نظر آتا تھا۔ تحریک دارالعلوم دیوبند نے اپنے مبنی براعتدال اور جامع مسلک میں (جو درحقیقت حکیم الامت امام کبیر شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی دعوت اصلاح وانقلاب کا نقش ثانی اور عکس جمیل ہے) حدیث، تفسیر، فقہ، اصول فقہ، کلام، تصوف، حقیقت ومعرفت وغیرہ جملہ اسلامی علوم وفنون اور احوال ومقامات کو مناسب مناسب ترتیب سے جمع کردیا کہ تمام اسلامی علوم وفنون اپنی بھرپور افادیت کے ساتھ ہار کے موتیوں کی طرح ایک سررشتہ میں منسلک ہوگئے، جس سے مسلکی اور علمی طبقات کے ایک نقطہ پر جمع ہونے کی صورت پیدا ہوگئی۔ بالفاظ دیگر یوں سمجھئے کہ تحریک دارالعلوم دیوبند یا دیوبندیت کے دو بنیادی عنصر ہیں: ایک علمی اور دوسرا اخلاقی، اور یہ دونوں عنصر اپنے دامن اعتدال وجامعیت میں تمام اسلامی طبقوں اور مسلکوں کے مغز اور روح کو سمیٹے ہوئے ہیں، اس لئے دیوبندیت صحیح معنوں میں سارے علمی واخلاقی طبقات کا مرکز اجتماع ہے۔

دارالعلوم دیوبند کے فضلا اور ان فضلا کے تلامذہ نے دیوبندیت کے اسی مذکورہ علمی وفکری منہاج پر اپنے اپنے علاقوں اور دائرہ اثر ورسوخ میں اسلامی مدرسے اور تعلیمی درسگاہیں قائم کیں، یہ سارے ادارے اپنی مستقل حیثیت رکھنے کے باوجود اصولاً اسی نظام شمسی (دارالعلوم دیوبند) کے ستارے ہیں، جن کی ضیا پاش کرنوں سے نہ صرف برصغیر کا علمی ودینی گوشہ گوشہ تابناک ہے، بلکہ پورے براعظم ایشیا اور اس سے بھی گزر کر افریقہ اور یورپ کے دور دراز براعظموں کو بھی علم وہدایت کے اجالے پہنچا رہے ہیں، اس طرح دارالعلوم دیوبند کی یہ دینی، علمی اور اصلاحی تحریک جس کا آغاز ہندوستان کے ایک غیر معروف، گمنام قصبے سے ہوا تھا، آج ایک عظیم عالمگیر تحریک کی حیثیت سے بین الاقوامی برادری میں اپنی خاص پہچان رکھتی ہے، دیوبندی فکر کے حامل دنیا میں پھیلے سارے دینی مدارس دراصل اسی شجرۂ طوبیٰ (دارالعلوم دیوبند) کی شاخیں ہیں، اصل وفرع کا یہ ایسا اٹوٹ رشتہ ہے جو رد وقبول کے رسمی ضابطوں سے بالاتر اور قرب وبعد کی حدوں سے بے نیاز اور معنوی تقسیم وتجزیہ سے ماوراء ہے۔

دارالعلوم دیوبند اور اس کے فکروعمل سے ہم آہنگ ان مدارس اسلامیہ میں ایک معقول تعداد ایسے مدرسوں کی بھی ہے جو ہندوستان کی آزادی سے بہت پہلے قائم ہیں اور بغیر کسی انقطاع کے مسلسل علم وتہذیب کی روشنی پھیلانے میں مصروف کار ہیں' جنہیں سامراجی حکومت بھی اچھی نظر سے دیکھتی تھی اور ان کی علم پروری انسانیت نوازی اور وطن دوستی کی کھلے دل سے معترف تھی۔

غرضیکہ ہندوستان میں موجود ان مدرسوں نے اپنی تعلیم وتربیت کے ذریعہ جہاں اسلامی علوم وفنون کے ماہرین پیدا کئے جن کی علمی خدمات کی بدولت دنیا میں ہندوستان کا نام سربلند اور روشن ہوا' وہیں زندگی کے ہر شعبے کے لئے فرض شناس' دیانتدار رجال کار بھی فراہم کئے' جن سے براہ راست ملک کے استحکام وترقی میں غیر معمولی تعاون ملا ہے۔ اعلیٰ انسانی قدروں کے فروغ' تہذیب وتمدن اور حسن معاشرت کو رواج دینے میں ان مدرسوں نے جو قابل قدر خدمات انجام دی ہیں' ان کے پیش نظر بغیر کسی تردد کے کہا جاسکتا ہے کہ ایک منصف مزاج' حقیقت شناس' تعصب وتنگ نظری سے بری تجزیہ نگار جب حکومتوں کے مصارف اور امداد و تعاون سے چلنے والے تعلیمی اداروں اور ان مدرسوں کی علمی' سماجی خدمات کا تفصیلی جائزہ لے گا تو سرکاری تعلیمی اداروں کے مقابلے میں مدارس کی وسیع تر انسانیت نواز خدمات کی تحسین کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

مگر آج کے آزاد بھارت میں جو دستوری اعتبار سے جمہوریت اور سیکولرزم کا پابند ہے' آئین و قانون کی رو سے جہاں ہر مذہبی ولسانی اکائیوں کو اپنے تعلیمی ادارے قائم کرنے اور چلانے کا مکمل حق حاصل ہے' ایک خاص فکر وذہن اور سیاسی نقطۂ نظر کے تحت سرزمین ہند سے اسلامی مدرسوں کو مٹادینے یا کم از کم انہیں تہذیبی طور پر بے جان بنادینے کی ملک گیر پیمانے پر مہم چلائی جارہی ہے اور عصری سیاست کے ماہر ''میکاولی'' کی اس تھیوری کے مطابق کہ ''اپنے دشمن کو مارنے سے پہلے ضروری ہے کہ اسے خوب بدنام کیا جائے۔'' انسانی قدروں کے محافظ ان مدرسوں کو بغیر کسی معقول بنیاد اور قانونی ثبوت کے دہشت گرد بتایا جارہا ہے اور حیرت تو اس پر ہے کہ دہشت گردی جن لوگوں کی سرشت میں پیوست ہے' جن کا دامن حیات دہشت گردی کے سیاہ داغوں سے تیرہ وتاریک ہے' جن کی دہشت گردیوں سے ملک کی سب سے زرخیز اور ہر اعتبار سے شادوآباد ریاست کھنڈر میں تبدیل ہوگئی ہے' جن کے دہشت گردانہ حملوں سے زندوں کے مکانات مردوں کے مزارات' اقلیتوں کی عبادت گاہیں ہی نہیں بلکہ ریاست کی اسمبلیاں تک محفوظ نہیں ہیں۔ جن کی دہشت گردیوں کی شہادت مظلوم اقلیتوں کے خون سے لت پت ارض وطن کا چپہ چپہ دے رہا ہے' آج یہی لوگ ان مدارس کو دہشت گرد بتاتے ہیں' جن کی سلامت روی' امن پروری اور وطن دوستی کے اپنے ہی نہیں پرائے تک معترف ہیں۔ گزشتہ سال میں فرانس اور جرمنی کے سفراء برائے ہند نے دیوبندی مکتب فکر سے متعلق براہ راست معلومات فراہم کرنے اور صحیح حقائق کو جاننے کی غرض سے دارالعلوم دیوبند آکر یہاں کے نظام تعلیم و تربیت کا بغور مطالعہ کرنے' طلبا' واساتذہ اور انتظامیہ سے براہ راست گفتگو کرنے کے بعد اپنے تحریری معائنہ میں صاف لفظوں میں اس کا اعتراف کیا کہ دارالعلوم دیوبند اور دیوبندی مکتبہ فکر کے بارے میں آج کل جو باتیں پھیلائی جارہی ہیں' ان کا حقائق و واقعات سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے' بالخصوص جرمنی کے نائب سفیر نے تو دارالعلوم دیوبند میں چوبیس گھنٹے سے زائد گزارے اور درسگاہوں میں جاکر اساتذہ کی درسی تقریریں سنی' طلبہ کے حجروں میں پہنچ کر ان کے رہن سہن اور طرز زندگی کو سمجھنے اور ان سے طویل گفتگو کرکے ان کے عندیہ تک پہنچنے کی کوشش کی' اس تفصیلی تحقیق وتفتیش کے بعد وہ اس درجہ متاثر ہوئے کہ حضرت مہتمم صاحب مدظلہ سے عرض کیا کہ ہم چاہتے ہیں کہ یہاں کے اساتذہ کا ایک وفد ہمارے یہاں جرمن آئے اور وہاں آباد مسلمانوں کو اپنے خیالات اور طرز معاشرت سے آگاہ کرے اور مزید برآں دہلی واپس جاکر دارالعلوم دیوبند کے بارے میں انگریزی اخبارات میں ایک مضمون بھی شائع کرایا' جس میں اس کے بارے میں نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا ہے۔

یہ ہے دارالعلوم دیوبند اور دیوبندیت کی غیروں کی نظر میں سچی تصویر' جسے خود دیش باسی اپنے سیاسی مقاصد اور تنظیمی مفاد کے تحت دہشت گرد بتارہے ہیں اور دنیا کو گمراہ کرنے کے لئے اپنے اہلکاروں سے جھوٹی رپورٹیں اور آرٹیکل تحریر کراکے عالمگیر پیمانے پر انہیں نشر کیا جارہا ہے۔

''اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے''

لیکن یہ اغراض پسند اچھی طرح سے سمجھ لیں کہ جب تک ہندوستان میں آئین وانصاف کی عملداری باقی ہے' حق وباطل میں امتیاز کرنے کی صلاحیت زندہ ہے' تہذیب وشرافت کا بول بالا ہے اور انسانی قدروں کا احترام جاری ہے یہ لوگ اپنے مذموم سیاسی مقاصد میں کامیاب نہیں ہوسکتے' اور نہ ہی ان جھوٹے من گھڑت پروپیگنڈوں سے علم وتہذیب کے ان سرچشموں کو گدلا کرسکتے ہیں' کیونکہ سچائی اور صداقت بہرحال زندہ و پائندہ رہتی ہے اور جھوٹ وفریب کی قسمت میں تباہی و بربادی ہی ہے۔

''جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔''

☆☆......☆☆

عالمی خبروں پر ایک نظر

پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ فوری بحال کیا جائے‘ اگر حکومت نے وردی کے چکر میں اس کو نظر انداز کیا تو نہ وردی رہے گی نہ مشرف رہے گا: مولانا محمد اکرم طوفانی

سرگودھا (خصوصی نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ڈپٹی جنرل سیکریٹری نے کہا کہ موجودہ حکمرانوں نے پاسپورٹ کے فارم میں مذہب کا خانہ ختم کر کے دین اسلام کے تقدس کو جس قدر پامال کیا ہے جبکہ سولہ سالہ کوششوں کے بعد مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اگر حکومت نے وردی کے چکر میں مذہبی خانہ کو نظر انداز کیا تو نہ وردی رہے گی اور نہ ہی اقتدار پر مشرف رہے گا۔ انہوں نے بریفنگ کے درمیان کہا کہ حکومت نے مذہبی رہنماؤں اور علماء کے خلاف ایک گہری سازش کا آغاز کر دیا ہے تاکہ عوام کے دلوں سے علمائے کرام اور مذہبی رہنماؤں کا احترام ختم کیا جاسکے اور لوگ جہاد جیسی عظیم چیز سے دور ہو جائیں۔ ایک اور سوال کے جواب میں مولانا محمد اکرم طوفانی نے کہا کہ حکومت امریکی آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے ہمیں القاعدہ بنائے‘ اسامہ بنائے یا دادا بنائے دین محمدؐ اور ناموس رسالت پر کبھی آنچ نہیں آنے دیں گے۔ مولانا طوفانی نے صدر مشرف پر واضح کیا کہ مسلمانوں میں آج بھی غازی علم دین موجود ہیں‘ مشرف کو خدا کی بے آواز لاٹھی سے ڈرنا چاہئے‘ اقتدار تو آنی جانی والی چیز ہے انہوں نے حکمرانوں پر واضح کیا کہ ناموس رسالت میں دخل اندازی ہرگز برداشت نہیں کریں گے اور دین اسلام کے تقدس کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

جدید پاسپورٹ سے مذہب کے خانے کا حذف بدترین قادیانیت نوازی ہے: مولانا عبدالحکیم نعمانی

ساہیوال (نامہ نگار) جدید پاسپورٹوں سے مذہب کے خانے کا حذف بدترین قادیانیت نوازی ہے۔ اس دلخراش فیصلے سے پارلیمنٹ کے جمہوری فیصلوں اور ۱۹۷۴ء کی آئینی ترامیم کو بلڈوز کیا گیا۔ حکمران مجلس عمل سمیت ملک بھر کی تمام دینی و سیاسی جماعتوں کے پرامن احتجاج اور جائز دینی مطالبات کو تسلیم کر کے ہی ملک کی نظریاتی سرحدوں کے محافظ بن سکتے ہیں۔ پاسپورٹ آفس کا محاصرہ کرنے سے قبل ہی کمپیوٹرائزڈ پاسپورٹوں میں مذہب کا خانہ دوبارہ شامل کیا جائے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا عبدالحکیم نعمانی نے جامع مسجد محمدیہ میں منعقدہ ایک پرہجوم اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی عہدیداران قاری عبدالجبار‘ محمد اسلم بھٹی اور رانا عبدالشکور طاہر کے علاوہ دس سے زائد مذہبی و سیاسی جماعتوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ موجودہ حکومت کے اردگرد قادیانی مشیروں نے گھیرا تنگ کیا ہوا ہے۔ برسراقتدار طبقہ اور بیوروکریٹس افراد قادیانیت نوازی کی پالیسیاں ترک کر دیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ قادیانی گروہ نے انگریز سامراج کے علاوہ کسی سے وفاداری نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ پاسپورٹوں سے مذہب کے خانے کا خاتمہ دراصل دو قومی نظریہ کی واضح نفی ہے۔ کلیدی عہدوں پر براجمان جنونی قادیانیوں کی گھناؤنی سازشوں نے مسلمانوں کے طے شدہ امور کو متنازعہ بنا کر ملک میں ایک نیا دینی بحران پیدا کر دیا ہے۔ وہ مسلم کمیونٹی اور ملک کی نظریاتی و جغرافیائی سرحدوں کے خلاف باقاعدہ پلاننگ کے تحت خطرناک کھیل کھیل رہے ہیں۔ ہماری حکومت سنجیدگی سے اس کا نوٹس لیتے ہوئے نئے پاسپورٹوں میں مذہب کا خانہ دوبارہ شامل کرے۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ ملک میں انارکی پھیلے گی اور تمام تر صورتحال کی ذمہ داری حکومت اور قادیانیت نواز ملٹری بیوروکریسی پر عائد ہوگی۔

قادیانیوں نے پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ ختم کرا کے ایک نئی سازش کو جنم دیا ہے: عبداللطیف شیخ

گمبٹ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا' جس میں شعبہ نشرو اشاعت کے انچارج عبداللطیف شیخ نے اپنے بیان میں کہا کہ قادیانیوں نے پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ ختم کرا کے ایک نئی سازش کو جنم دیا ہے' جس کا مقصد امت مسلمہ کو دھوکہ دینا ہے۔ یہ ایک سوچی سمجھی سازش ہے' جس میں قادیانی و یہودی لابی ملوث ہے اور انہوں نے کہا کہ مرزائیت پاکستان کے مقدس جسم کا سیاسی ناسور ہے' اگر حکمرانوں نے اس کا آپریشن نہ کیا تو یہ ناسور ہمارے جسم کو تباہ کر دے گا۔ ہمارا یہ عہد ہے کہ ہم اپنے عقیدۂ ختم نبوت' ملک اور قوم کی ہر قیمت پر حفاظت کریں گے اور مرزائیت کے ناسور کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیں گے اور انہوں نے مزید اپنے بیان میں کہا کہ ہم عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنی جانوں کا نظرانہ پیش کریں گے اسلامی شریعت میں نجات صرف رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی میں ممکن ہے۔ اے مسلمانو! اگر ہم نے ناموس رسالت ﷺ کی پرواہ نہ کی تو پھر اللہ تعالیٰ کو بھی ہماری عزتوں کی کوئی پرواہ نہ ہوگی۔ اپنے دل میں عشق ختم نبوت پیدا کرنے کا آسان اور بہترین ذریعہ یہی ہے کہ عاشقان ختم نبوت کی مجلس اختیار کی جائے اور ان کی پر استقامت' پر عزم زندگیوں کے مطالعہ سے اپنے اوقات کو معطر اور منور کریں گے تو انشاء اللہ قیامت کے دن رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔ اجلاس کے آخر میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ فی الفور بحال کیا جائے اور قادیانیوں سے متعلق قانون میں سختی سے عمل کیا جائے۔

نبوت کا دعویٰ کرنے والا بشیر کذاب واصل جہنم ہوگیا

گوجرانوالہ (پ ر) بشیر احمد ولد نور محمد بستی جوڑانونہ بھاونگر کے رہائشی نے ۲۰۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھاونگر کے مبلغ محمد قاسم نے مقامی جماعت کے ساتھ مل کر اس کو گرفتار کروا کر اس پر دفعہ 298-B لگوایا کیس بھاونگر سیشن کورٹ میں مختلف جج کے پاس سماعت ہوتا رہا۔ ۷/دسمبر۲۰۰۱ء کو جرم ثابت ہونے پر اس پر فرد جرم عائد کر دی گئی۔ دسمبر۲۰۰۱ء کے آخر میں گواہان کے بیان ہوئے' اس سارے کیس کو ختم نبوت کی طرف سے شیخ طلعت محمود صاحب سابق اٹارنی ڈسٹرکٹ اور جناب مشتاق احمد پراچہ نے وکالت کے فرائض سرانجام دیئے اور فریق مخالف بشیر کذاب کی طرف سے رفیق ناصر نے وکالت کی۔ کیس بھاونگر عدالت میں زیر سماعت رہا ۹/ اگست۲۰۰۳ء کو ایڈیشنل جج راؤ جاوید اختر نے عدالت میں ملزم کے سامنے اس کی کفریہ گفتگو بذریعہ ٹیپ ریکارڈ سنی یاد رہے ختم نبوت کے کارکنوں نے اس کی ۵ عدد کیسٹیں ٹیپ کی تھیں جن میں نبوت' مہدویت' عیسیٰ ہونے کا دعویٰ اور آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ایسے کفریہ جملے بولے کہ ابوجہل اور ابولہب نے بھی نہیں بولے ہوں گے۔ راؤ جاوید اختر نے صرف ایک جملہ سنا اور ٹیپ بند کرا دی اور کذاب کو ایک لاکھ روپے جرمانہ اور سزائے موت سنائی۔ اس کے بعد فریق مخالف کے وکیل رفیق ناصر کریم الدین مرزائی پر سے ہائیکورٹ میں اپیل کی۔ جماعت کی طرف سے شیخ طلعت محمود صاحب نے وکالت کی ہائیکورٹ نے اکتوبر۲۰۰۴ء میں اس کی اپیل خارج کی اور کچھ عرصہ کے بعد اس کے بلیک وارنٹ جاری ہوگئے۔ کذاب کو بھاونگر سے بہاولپور جیل منتقل کر دیا گیا تھا۔ ۱۴/دسمبر۲۰۰۴ء کو جیل میں ہی واصل جہنم ہوا۔ بھاونگر میں مبلغ ختم نبوت مولانا محمد قاسم نے انتظامیہ کو آگاہ کیا کہ اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے ورنہ ہم تحریک چلائیں گے' مختلف مساجد میں بیان اور لوگوں کو تحریک چلانے پر آمادہ کیا' کذاب کو دفن کرنے کے لئے اس کے ورثا نے مختلف قبرستانوں میں قبر بنانے کی کوشش کی لیکن مسلمانوں نے ڈنڈے اٹھا لئے بالآخر اس کو اپنے رقبے کے احاطہ میں دفن کر دیا گیا۔ یوں سرزمین بھاونگر کذاب سے ہمیشہ کے لئے پاک ہوگئی۔

سانحہ ارتحال

ٹنڈو آدم (نامہ نگار خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دو کارکنوں کا صدمہ۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ الہیار گوٹھ کے سرگرم مجاہد ختم نبوت رانا مختار' رانا سلیم کے والد محترم کافی عرصہ سے علالت میں رہنے کے بعد انتقال کر گئے۔ یونٹ گلشن قریش کے کارکن نور دین قریشی کی والدہ محترمہ کا انتقال ہوگیا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سندھ کے امیر علامہ احمد میاں حمادی' علامہ محمد راشد مدنی' مفتی محمد طاہر مکی' انجمن طلبہ مدارس ختم نبوت کے حافظ محمد زاہد حجازی' حافظ رفیع الدین انڈھڑ عالمی مجلس کے مقامی رہنما حکیم حفظ الرحمٰن' محمد اعظم قریشی' ماسٹر سلیم مدنی' عبدالشکور قریشی' محمد عمران قائمخانی' شبان ختم نبوت کے محمد محرم علی راجپوت' محمد اشرف قریشی اور تمام کارکنوں نے ان سے علیحدہ علیحدہ تعزیت کا اظہار کیا اور مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی۔ قارئین ختم نبوت سے استدعا ہے کہ دونوں کارکنوں کے مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

ہر مذہب میں کچھ بنیادی عقائد اور اصول ہوتے ہیں جن کی بنا پر ایک مذہب دوسرے مذہب سے جدا اور ممتاز سمجھا جاتا ہے

عقائد اسلام اور مرزائیت

تقابلی جائزہ

مفتی محمد راشد مدنی

قسط نمبر ۳

مسلمانوں کے عقائد

اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کا جو سلسلہ سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آ کر ختم ہوگیا' آپ علیہ السلام کے بعد کسی کو بھی منصب نبوت عطا نہیں کیا جائے گا' خواہ نبوت تشریعی ہو یا غیر تشریعی یا کسی بھی قسم کی ہو۔

قرآن مجید سے ثبوت:

"یا ایھا الذین آمنو امنو باللہ ورسولہ والکتاب الذی نزل علی رسولہ والکتاب الذی انزل من قبل" (النساء:۱۳۶)

ترجمہ: "اے ایمان والو! ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور اس کی کتاب پر جس کو اپنے رسول پر نازل کیا ہے اور ان کتابوں پر جو ان سے پہلے نازل ہو چکیں۔"

نوٹ: یہ آیت مبارکہ بڑی وضاحت سے ثابت کر رہی ہے کہ ہم کو صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ کی وحی اور آپ سے پہلے انبیائے کرام علیہم السلام اور ان کی وحیوں پر ایمان لانے کا حکم ہے اگر بالفرض حضور علیہ السلام کے بعد بھی کسی کو منصب نبوت ملنا ہوتا تو یقیناً اس کی نبوت اور وحی پر بھی ایمان لانے کی تاکید قرآن مجید میں مذکور ہوتی۔ معلوم ہوا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

مرزائیوں کے عقائد

مرزائیوں کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم نہیں ہوئی' بلکہ آپ کے بعد بھی نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ آپ علیہ السلام کے بعد بھی نبی آ سکتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی بھی سابقہ انبیاء کی طرح نبی ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہ ماننے والے کافر ہیں۔

مرزائیوں کی کتابوں سے ثبوت:

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"پس یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے' مگر نبوت صرف آپ کے فیضان سے مل سکتی ہے' براہ راست نہیں مل سکتی اور پہلے زمانہ میں نبوت براہ راست مل سکتی تھی کسی نبی کی اتباع سے نہیں مل سکتی تھی۔"

(حقیقۃ النبوۃ ص ۲۲۸ حصہ اول)

"سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"

(دافع البلاء ص ۱۱ روحانی خزائن ص ۲۳۱ ج ۱۸)

☆☆......☆☆

بنیادی عقائد میں سے ایک بھی عقیدہ سے انحراف مذہب سے تعلق ختم کر دیتا ہے جبکہ قادیانی مذہب نے بیسیوں اسلامی عقائد سے انحراف کیا ہے

REGD. NO. SS-160

عقیدۂ ختمِ نبوت کی سربلندی، تحفظ ناموسِ رسالت اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ

تعاون کی اپیل

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کو دیجئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف :

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی واصلاحی جماعت ہے۔ ☆ یہ جماعت ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔

☆ تبلیغ اقامت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔ ☆ اندرون وبیرون ملک ۵۰ دفاتر ومراکز ۱۲ دینی مدارس ہمہ وقت مصروفِ عمل ہیں۔

☆ لاکھوں روپے کا لٹریچر اردو، عربی، انگریزی اور دنیا کی دیگر زبانوں میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیرِ اہتمام ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی اور ماہنامہ "لولاک" ملتان سے شائع ہو رہے ہیں۔

☆ چناب نگر (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو عالی شان مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں دار المبلغین قائم ہے۔ جہاں علماء کو ردِ قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے، مدرسہ اور دار التصنیف بھی مصروفِ عمل ہیں۔

☆ ملک بھر میں اہلِ اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔ جن کی پیروی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کر رہی ہے۔

☆ ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین، تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔

☆ اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور امریکہ میں بھی متعدد کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ ☆ افریقہ کے ایک ملک مالی میں مجلس کے رہنماؤں کی کوششوں سے ۳۰ ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔

یہ سب : اللہ تبارک وتعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں : مخیر دوستوں اور دردمندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں

☆ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ اسے شرعی طریقہ سے مصرف میں لایا جاسکے۔

اکاؤنٹ نمبر: UBL-3464 حرم گیٹ برانچ ملتان، NBL-7734, PB-310 حسین آگاہی ملتان

اکاؤنٹ نمبر: NBL-300487-9 ایم اے جناح روڈ برانچ، ABL-927-2 بنوری ٹاؤن برانچ کراچی

شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

حضرت سید نفیس الحسینی
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ

تفصیل کے لئے مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان، فون: 514122, 542277 Fax:

دفتر ختمِ نبوت، پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: 7780337 - 7780340